
قومی فخر
تصنیفِ لطیف
حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اُویسی رضوی
رحمۃ اللہ علیہ
Visit Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مقدمہ

ہمارے دور میں نہ صرف ہمارا ملک پاکستان بلکہ جمیع مُمالِک دُنیا کے باسی(رہنے والے) نہ صرف مسلمان بلکہ ہر قوم، تعصّبِ قومی ولسانی(ذات وزبان کے تعصب) میں مبتلا ہے اور یہ ایسا گھناؤنا مرض ہے کہ جسے چمٹا اسے لے ڈوبا اور اسے استعمال میں وہ لاتے ہیں جن میں خود غرضی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ دورِ حاضرہ میں خود غرضی زوروں پر ہے جسے دیکھو یہی چاہتا ہے کہ میرا کام بَن جائے خواہ ساری قوم تباہ وبرباد ہو جائے۔ کرسی، ممبری ودیگر اقتداری ہوس کے پُجاری(لالچی) اور ملک میں شَر وانتشار پھیلانے والے اکثر اسی حربہ(تدبیر/چال) کو عمل میں لاتے ہیں کام نکالنے کے بعد پھر وہ کہیں نظر نہیں آتے ایسے نااہلوں سے ملک وملّت کو نقصان شدید پہنچنے کے علاوہ برادریوں کے جھگڑے اور لڑائیاں اور خون خرابے اور بُغض وعناد صدیوں تک برپا رہتے ہیں۔ جس سے ہزاروں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور معاشرہ ومعاش کو سخت دھچکا لگتا ہے اور یہ خرابی مجموعی طور پر ہوتی ہے اور فردِ واحد کے لئے بھی خسارہ ونقصان کے سوا کچھ حاصل نہیں کیونکہ نسبی وقومی پر فخر کرنے والا نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا، وہ بزعمِ خویش ہمچو یادیگرے نیست اورپدرم سلطان بود[1] کے نشہ سے علم وہنر سے محروم رہتا ہے اور عزت ووقار کو کھو بیٹھتا ہے۔ اگر وقتی طور پر کچھ فائدہ حاصل ہوتا ہے تو وہ بھی صرف دنیوی اور وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے۔ جس کا خمیازہ ممکن ہے دنیا میں نہ بھگتے آخرت میں تو سخت مار ہی پڑے گی اور بس اسی لئے اللہ عزوجل نے فرمایا:

وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْكَانُوْا یَعْلَمُوْنَ○

ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے، کیا اچھا تھا اگر جانتے۔(پارہ ۲۱۔ سورۃ العنکبوت۔ اٰیت ۶۴)

آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی مفاد کو ترجیح دینے والے کی مثال کھیل تماشہ سے دی ہے جو لحات کی خوشی کے بعد کچھ تضییع اوقات(وقت کا ضیاع) اور فائدہ کے عدمِ حصول(نہ حاصل ہونے) پر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس کی مثال یوں بھی دی جاسکتی ہے کہ بچے کو علم وہنر بچپن میں زہر کے گھونٹ محسوس ہوتے ہیں لیکن عرصہ بعد علم وہنر حاصل کیا تو زندگی بھر نہ خود چین اڑاتا ہے بلکہ نسلوں تک عیش وآرام کا پھَریرا(جھنڈا) اس کے خاندان میں لہرایا جاتا ہے اور اگر علم وہنر کا تعلق ذاتِ حق سے متعلق ہے تو آخرت میں اس کے صدقے لاکھوں کی بگڑی سنورتی ہے۔ اگر بچے نے علم وہنر سے جی چُرایا تو وہ اپنے چند لحات بچپن میں من مانی خوشی سے ضائع کر دئے تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ بچہ جوان ہو کر بے علمی وبے ہنری کی تلخ اور ذلیل زندگی بسر کرتا ہے۔

فقیر کی یہ گذارش ان عزیز مسلمانوں سے ہے جن کا نعرہ ہے

ؔ غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے

[1])" اپنے خیال میں (یا اپنی نظر میں) وہ کسی اور کی طرح نہیں تھا، اور میرے والد سلطان تھے۔" یہ جملہ کسی شخص کے اپنے بارے میں بلند خیال (خود پسندی یا خود اعتمادی) کو ظاہر کرتا ہے۔(س رضا)

اور اس نعرہ کی صدا اگر دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے تو پھر سوچیے کہ اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا فرمایا ہے۔ موت کو قبول کرنے والے عزیزو پہلے اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے قول مبارک کو قبول کرلو۔ "وہ ہے نسب وغیرہ پر فخر نہ کرنا"۔

باب ۱: نسب پر فخر کرنے کی مُمَانَعَتُ

اللہ تعالیٰ نے برادریوں اور قوموں کا ذکر کرکے فرمایا:

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ (پارہ۲۶، سورۃ الحجرات۔ آیت۳۱)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

فائدہ: برادری وذات کا اظہار بُری بات نہیں وہ تو معاشرہ کی ضرورت کی شے ہے لیکن اللہ کے نزدیک اعلیٰ وافضل تقویٰ ہے اسی سے بندہ دارین میں خلقِ خدا کا سردار بنتا ہے اسی لئے اولیاءِ کرام کا خصوصی نشان بھی تقویٰ بتایا ہے چنانچہ فرمایا: اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ (پارہ۹۔ سورۃ الانفال۔ آیت ۳۴)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

اور فرمایا: اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ۱۱۔ سورۃ یونس۔ آیت ۶۲، ۶۳)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

انتباہ: افسوس ہے کہ ہمارے دور میں وہی خرابی یعنی نسبی فخر ایسے گھس گئی ہے کہ اب نکالے سے نہ نکلے ہے۔ پیروں فقیروں کی اولاد یا کوئی رشتہ دار کہ وہ کتنا ہی جرائم و مآثم (گناہوں) سے بھرپور ہو ہم اُسے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ اور خدا عزوجل کا محبوب بندہ تقویٰ وطہارت اور نیکی اور علم وعمل کی تصویر کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ یہ رونا آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے رویا جارہا ہے۔ چنانچہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ،

إِنَّ هَذِهِ رِسَالَةٌ فِي حَلِّ مَسْأَلَةٍ ٱبْتُلِيَ بِهَا جُهَّالٌ فِي بَابِ ٱلنَّسَبِ، عَارِيَةٌ عَنْ ٱكْتِسَابِ ٱلْحَسَبِ.[2]

یہ رسالہ ان جاہلوں کے علاج کے لئے ہے جو باب نسب کی بیماری میں مبتلا ہیں جو حسب کی تحصیل سے محروم ہیں۔

اسی لئے فقیر اویسی غفرلہٗ کی اہلِ اسلام سے اپیل ہے کہ علم وہنر خود سیکھو اور اولاد کو سکھاؤ اس میں تمہارا اور تمہاری اولاد کا خود اپنا نہیں بلکہ پُشتوں کا بھلا ہے۔ دیکھئے اولیاء اللہ نے علم وعمل کمایا تو تاحال ان کے آستانے کیسے آباد ہیں اور ان کی اولاد کو معاشرہ میں کتنا بلند مقام حاصل ہے جو اِن کے نقشِ قدم پر رہے اُنہیں تعظیم وتکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو ان کی راہ سے بھٹکے اُن کا انجام بھی سب کو معلوم ہے۔

بیماری کا سبب: اس بیماری کا اصل سبب علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ،

حَسِبُوا مَا حَسِبُوا أَنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَتْ جَارِيَةً، تَكُونُ مَذَمَّةَ الْعَيْبِ وَمَذَلَّةَ الْعَارِ عَلَى وَلَدِهَا جَارِيَةً.[3]

یعنی ذات پات پر فخر کرنے والے سمجھتے ہیں کہ اگر ہم علم وہنر کے درپے ہوں تو ہمارے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے عیب اور ننگ وعار ہے۔

---

[2] (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 295، دار اللباب استانبول، تركيا)

[3] (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 295، دار اللباب استانبول، تركيا)

مثلاً: موجودہ پیرانِ عِظام کا خیال ہے کہ ہم اولاد کو علم دین پڑھائیں تو لوگ کہیں گے یہ ملّا، مولوی ہو گئے یا ہنر سکھائیں تو اسی ہُنر سے اولاد معروف ہو گی اور ہمارے آباؤ اجداد کا لاحقہ (اولاد) ہمارے سے اُڑ جائے گا اور عوام بھولے بھالے لوگوں سے جو ہمارے نذرانے مفت وصول ہوتے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے ایسے ہی عوام قومیت کے خواب دیکھنے والے ہُنر اور کسبِ معاش اور علم و عمل سے محروم رہنے والوں کا حال ہے۔

علاج اور قرآن و حدیث: یہ بیماری اگر چہ دورِ حاضر میں لاعلاج معلوم ہوتی ہے بلکہ بیمار قوم، اُلٹا نُسخہ بتانے والے کی جانی دشمن ہو جائے گی لیکن اسلامی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ بتا دینا ضروری ہے پھر بیمار کی مرضی علاج کرائے یا ڈاکٹر حکیم کو گالی سنائے جو کچھ چاہے۔

حکیمِ علماءِ ربّانی: حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے "الاحتساب" میں فرمایا کہ مذکورہ بالا خیال "مخالف الاجماع العلماء"[4] یہ خیال علمائے ربّانی کے ہاں بالاتفاق غلط ہے۔ اس کی دلیل باب فقہ کی بحث "کفو"[5] کافی ہے کہ قیامت تک کفو کا ناطہ نہیں ٹوٹتا خواہ کسب و ہنر ہزاروں بار بدلتا رہے مثلاً: کسی کی قوم افغان یا اعوان یا سیّد ہے اور ہنر سیکھا ہے سُنار، لوہار کا یا کھیتی باڑی کا کام کیا یا علم پڑھ کر عالم بنا تو "باب النکاح" میں اصل قومیت کا اعتبار ہو گا نہ کہ کسب وہنر کا۔

ارشادِ ربّانی: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو انتباہ فرمایا کہ،

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○ (پارہ ۱۸۔ سورۃ المؤمنون۔ اٰیت ۱۰۱)

ترجمہ: تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

فائدہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ اس نفخِ صور سے دوسرا نفخ مراد ہے کہ جب قیامت میں حساب کتاب کے لئے اٹھیں گے تو اس وقت ذات پات سے نہیں بلکہ تقویٰ وطہارت سے پہچانے جائیں گے[6] جیسے دنیا میں ذات پات کا راج تھا کہ یہ مَلِکْ صاحب تو وہ خان صاحب اور چودھری صاحب اور جام صاحب وغیرہ یہ القابات وخطابات یہاں دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

سوال: نسب ٹوٹ جانے کے کیا معنی ہیں جب کہ اولاد (آدم علیہ السلام) کا نسبی سلسلہ منقطع ہونے والا نہیں؟

جواب: آیت کی مراد یہ ہے کہ انسان صرف نسبی رشتہ سے رفیع الدرجات (بلندی درجات) نہ ہو گا بلکہ یومِ جزا میں رفعِ درجات کا دار و مدار تقویٰ اور نیک عمل (ایمان و صحیح عقیدہ کے بعد) ہے اور بس۔

آیاتِ قرآنیہ: اللہ تعالیٰ نے قیامت میں رفعِ درجات کا مُوجِب (حقدار) خود بتایا۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى (پارہ ۵۔ سورۃ النساء۔ اٰیت ۷۷) **ترجمہ:** اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ **ترجمہ:** بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

---

[4] (رسائل الملا علي القاري. تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب. 4/ 295. دار اللباب استانبول. تركيا)
علماء کے اجماع کے خلاف جانا یا مخالفت کرنا۔ (س رضا)

[5] کفو کا مطلب ہے برابر یا مناسب جوڑ، یعنی لڑکے اور لڑکی کا نسب، دین، مال، پیشہ، علم، یا اخلاقی لحاظ سے ایک دوسرے کے ہم پلہ ہونا۔ (س رضا)

[6] (رسائل الملا علي القاري. تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب. 4/ 295. دار اللباب استانبول. تركيا)

فائدہ: متقی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے بہت خوف وخَشِیَّتْ رکھتا ہو اوراوامر ونواہی[7] کا سختی سے پابند ہو۔

فائدہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ دنیا کی عزت دولت سے ہے لیکن آخرت کی عزت تقویٰ وطہارت سے۔[8]

خطبہ رسول ﷺ کا مضمون: حضور نبی پاک ﷺ کا اس بارہ میں خطبہ مشہور ہے جس کے الفاظِ مبارک یہ ہیں:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ؛ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَىٰ عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَىٰ عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَىٰ أَحْمَرَ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَىٰ أَسْوَدَ إِلَّا بِالتَّقْوَىٰ".[9] (رواہ الطبری فی آداب النفوس)

اے لوگو! خبردار تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کالے کو سرخ پر اور نہ سرخ کو کالے پر فضیلت ہے اگر کسی کو کوئی فضیلت ہے تو تقویٰ سے۔

ارشادِ رسول ﷺ: نسب پر فخر وناز کرنے والا عزیز اپنے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ارشادات و وعیدات بھی سن کر اپنا فیصلہ خود فرمالے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوعًا: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ أَنْسَابِكُمْ وَلَا إِلَىٰ أَحْسَابِكُمْ، وَلَا إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ صَالِحٌ تَحَنَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَإِنَّمَا أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ، وَأَحَبُّكُمْ إِلَيْهِ أَتْقَاكُمْ".[10]

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیشک اللہ عزوجل تمہارے نسب اور حسب کو نہ دیکھے گا اور نہ ہی تمہارے مال دیکھے گا ہاں وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے جس کا دل صالح ہو اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا بیشک تم بنو آدم ہو اور اللہ کا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

سوال: حدیث شریف میں ہے: "كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي".[11]

ترجمہ: قیامت میں تمام سبب ونسب منقطع ہوں گے سوائے میرے نسب وسبب کے۔

جواب: قیامت میں واقعی تمام حسب ونسب منقطع ہوں گے سوائے قرآن وایمان کے۔ یہاں سبب سے ایمان اور نسب سے قرآن مراد ہے اس جواب کی تائید آیت: اِنْ اَوْلِيَآءُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ (پارہ ۹۔ سورۃ الانفال۔ آیت ۳۴) (**ترجمہ:** اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔)

اور حدیث "آلُ مُحَمَّدٍ كُلُّ تَقِيٍّ." (رواہ الطبرانی) وغیرہ سے ہوتی ہے۔

یہ جواب علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری نے دیا ہے اس کو مزید تقویت آیت:

---

7) (جس کا حکم دیا اسکا بجالانا اور جسکا منع کیا گیا اس سے رک جانا)۔(س رضا)

8) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 296، دار اللباب استانبول، تركيا) (بعض اہل دانش سے یہ مرفوعاً مروی ہے)۔

9) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 296، دار اللباب استانبول، تركيا)

10) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 296، دار اللباب استانبول، تركيا)

11) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 296، دار اللباب استانبول، تركيا)

وَلَاَمَةٌ مُّؤمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُم (پارہ ۲۔ سورۃ البقرۃ۔ اٰیت ۲۲۱)

(ترجمہ: اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی اگر چہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔) سے پہونچتی ہے۔

اُمِّ اسماعیل علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام: اگر نسب فخر کی چیز ہوتی تو حضرت ابراہیم علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام بی بی ہاجرہ سے کبھی نکاح نہ کرتے ایسے ہی اسے دوسری دلیل سمجھئے کہ ان سے ہی حضرت اسماعیل علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور وہ ہمارے نبی پاک شہ لولاک ﷺ کے دادا اور حضرت ابراہیم علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ کے بڑے صاحبزادے اور خدا تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔

اُمِّ ابراھیم رضی اللّٰہ عنھا: حضور سرورعالم نور مجسم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ کنیز تھیں یعنی بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا اگر نسب فخر کی شے ہوتی تو حضور نبی پاک ﷺ کے صاحبزادہ والا شان کی ماں کنیز نہ ہوتیں پھر ان کی تربیت بھی اعلیٰ خاندان میں نہیں بلکہ ایک معمولی گھرانے میں ہوئی حالانکہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر انصار کے تمام گھرانوں کو استدعاء (خواہش) تھی ان کے رضاع وتربیت سے مشرف ہوں چنانچہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری لکھتے ہیں:

قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ: وَتَنَافَسَتِ الْأَنْصَارُ فِيمَنْ يُرْضِعُ إِبْرَاهِيمَ؛ فَإِنَّهُمْ أَحَبُّوا أَنْ يُفْرِغُوا مَارِيَةَ لَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَأَنْ يَتَشَرَّفُوا بِالْخِدْمَةِ وَنِسْبَةِ الْإِرْضَاعِ وَالِارْتِضَاعِ فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ.[12] (الاحتساب)

یعنی حضرت زبیر بن بکار نے کہا کہ تمام انصار کو رغبت تھی کہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کی سعادت پائیں تو سب نے اس کام سے بی بی ماریہ کو چاہا اور خود اس خدمت کے لئے مشرف ہوں تا کہ اُنہیں دودھ پلانے کا اعلیٰ مقام مرتبہ ومقام حاصل ہو۔

باوجود اس کے حضور عالم ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی اس خدمت کیلئے بی بی اُمِّ بردہ بنت المنذر بن زید الانصاری براء بن اوس کی زوجہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب فرمایا ذیل میں فقیر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تعارف کرادے ایسے ہی بی بی ماریہ وبی بی ام بردہ رضی اللہ عنہا کا، تا کہ نسب پر گھمنڈ رکھنے والوں کو معلوم ہو کہ حضور نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے کس طرح اس گھمنڈ کو ختم فرمایا۔

تعارف ابراھیم بن رسول اکرم ﷺ: نبی اکرم ﷺ علی الاطلاق جملہ مخلوق سے افضل اوربرتر ہیں اسی معنی پر حضرت ابراہیم جو حضور ﷺ کے صاحبزادہ والا شان ہیں تو آپ کی عزت واحترام ظاہر ہے کہ آپ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ودیگر خلفاء راشدین سے افضل نہ سہی لیکن صحابہ کرام واہلبیت میں ان کی شان بالا واعلیٰ ہے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا نبوت ختم نہ ہوتی تو ابراہیم نبی ہوتے اس کے باوجود ماں بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا ہیں جو ایک کنیز ہیں۔

حقارت کی نگاہ: یہ تو بہت پرانی عادت ہے کہ لوگ پیشہ ور لوگوں اور غلاموں کو حقیر سمجھتے تھے۔ اس سے کسی کی رِفعتِ شان میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسلام میں تقویٰ تمام اَنْسَاب (نسب کی جمع) سے بلند اہمیت رکھتا ہے اور اسے بلند قدر اور ثواب کے تمام اسباب سے قوی تصوّر کیا گیا ہے۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ۔ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات۔ اٰیت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

[12] (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 298، دار اللباب استانبول، تركيا)

حدیث: نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: "ہر متقی میری آل ہے۔"[13] اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہل بیت میں شمار کیا ہے اور اعلان کیا کہ "سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ."[14] یعنی سلمان ہماری اہل بیت ہے۔

ایمان اور تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے قرآن پاک نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کو نبی کی اولاد سے نکال دیا اور فرمایا:

اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ۔ (پارہ ۱۲۔ سورۃ ھود۔ آیت ۴۶) **ترجمہ:** وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

کیونکہ اس کا کردار غیر صالح ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی ہوتے ہوئے بھی حضور اکرم ﷺ کے پسندیدہ صحابی ہیں۔ ان کے برعکس ابو لہب آپ کے خاندانِ قریش کا سردار اور حقیقی چچا ہونے کے باوجود آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے اپنے ایک قول میں فرمایا کہ "بہت سے ابدال، موالی (غلاموں) میں ہوں گے۔"[15] پھر فرمایا "اگر علم ثریا اور کہکشاں پر معلق ہو جاتا تو فارس کے غلام اسے زمین پر لے آتے۔"[16]

أَلَا فَاطِئِينَ بِالنُّسْكِ مَلِكًا مُؤَيَّدًا ۔۔۔ فَمَا الْمُلْكُ فِي الدَّارَيْنِ إِلَّا لِنَاسِكِ
وَلَيْسَ مَلِيكًا غَيْرُ مَالِكِ نَفْسِهِ ۔۔۔ وَإِنْ حَازَ وَاسْتَقْصَىٰ أَقَاصِيَ الْمَمَالِكِ
أَبُو لَهَبٍ فِي فَائِقِ الْحُسْنِ لَمْ يَكُنْ ۔۔۔ عَدِيلَ بِلَالٍ أَسْوَدِ اللَّوْنِ حَالِكِ
فَرُمْ بِالتُّقَىٰ رِضْوَانَ رِضْوَانِ مَالِكٍ ۔۔۔ هُنَالِكَ نَفْزُ بِالْعِتْقِ مِنْ رِقِّ مَالِكِ

ترجمہ: خبردار عبادت سے ہی دائمی مِلک حاصل ہوتا ہے۔ دونوں جہانوں میں وہی بادشاہ ہے جو عبادت گزار ہے۔ وہ شخص بادشاہ نہیں ہو سکتا جو صرف اپنی ذات کے لئے مال و رقم جمع کرتا ہے۔ وہ دنیا کے کونے کونے پر قبضہ بھی کر لے تو اسے بادشاہ نہیں مانا جائے گا۔ ابو لہب حسن و جمال کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہیں خوب تر تھا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کالے ہونے کے باوجود ابو لہب سے بلند تر مقام پر فائز تھے۔ تقویٰ کے لباس سے مزیّن ہو کر رضوانِ جنت سے ملاقات کرے۔

حکایت: حضرت عثمان بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ رصافہ[17] میں ہشام بن عبد الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھا عطاء بتاؤ ان دنوں اسلامی ممالک میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے کہ سب سے بلند پایا عالم دین کون ہے۔ ہشام نے پوچھا اچھا بتاؤ ان دنوں مدینہ میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام) ہشام نے پوچھا کہ اہل مکہ میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا عطاء بن ابی رباح۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا یہ "مولیٰ" ہے پھر پوچھا

---

[13] (فيض القدير، حرف الهمزة، 55/1، الحديث 15، دار المعرفة)

[14] (فيض القدير، حرف السين، 106/4، الحديث 4996، دار المعرفة)

[15] (سنن أبي داود، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى، 152/3، الحديث 2990، المكتبة العصرية)

[16] (المصنف، كتاب الفضائل، ما جاء في العجم، 563/7، الحديث 4778، دار الفكر، سنة النشر: 1414هـ/1994م)

(مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 422/2، الحديث 9177، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

(صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، سورة الجمعة، باب قوله وآخرين منهم لما يلحقوا بهم، 1858/4، الحديث 4615 دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[17] **الرصافہ** شام میں ایک قدیم شہر تھا، جو عباسی اور اموی دور میں مشہور تھا۔ یہ جگہ **خلیفہ ہشام بن عبد الملک** کا محل ہونے کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔

اہلِ یمن میں سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا طاؤس بن کیسان۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا "مولیٰ" اس نے دریافت کیا اچھا بتاؤ شام میں بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ مکحول۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے بتایا "مولیٰ" اس نے پوچھا اہل جزیرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا میمون بن مہران۔ کہا مولیٰ یا عربی؟ میں نے بتایا "مولیٰ" ہے۔ اس نے پوچھا خراسان میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا کہ الضحاک بن مزاحم۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے کہا "مولیٰ" ہے پھر پوچھا اہلِ بصرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا حسن بصری اور ابن سیرین۔ اس نے دریافت کیا یہ غلام ہیں یا عربی؟ میں نے بتایا غلام ہیں۔ پھر پوچھا کوفہ میں کون ہے؟ میں نے عرض کی ابراہیم نخعی۔ پوچھا وہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے بتایا عربی ہیں۔ کہنے لگا میری تو جان نکل رہی ہے، سب علمائے دین کو غیر عربی ہی بتا رہا ہے صرف ایک عربی ہے۔

إِلَى التُّقَى فَانْتَسِبْ إِنْ كُنْتَ مُنْتَسِبًا — فَلَيْسَ يَجْدِيكَ يَوْمًا خَالِصُ النَّسَبِ

بِلَالُ الحَبَشِيُّ العَبْدُ فَائِقُهُمْ — أَحْرَارُ صِيدِ قُرَيْشٍ صَفْوَةُ العَرَبِ

غَدَا أَبُو لَهَبٍ يُرْمَى إِلَى لَهَبٍ — فِيهِ غَدَتْ حَطَبًا حَمَّالَةُ الحَطَبِ

ترجمہ: تقویٰ میں شہرت حاصل کرو اگر تم شہرت یافتہ ہونا چاہتے ہو۔ تمہیں خالص نسب کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ بلال حبشی رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر تقویٰ سے فائق تھے تمام آزاد خالص عربی قریشیوں سے ابو لہب جہنم میں پھینکا جائے گا اور اس کی بیوی ایندھن کا گٹھا اٹھائے جہنم کا ایندھن بنے گی۔[18]

(مناقب للموفق ترجمہ اویسی غفرلہٗ مناقب امام اعظم۔ ص ۴۷ تا ۴۹)

نسب کا فخر ایک وہم: ایسا کون سا مسلمان ہے جسے خاندانِ نبوت سے وابستگی نہ ہو اور بفحوائے (خلاصۂ کلام) نسب نبی اللہ خاندان کو جملہ اقوامِ عالم میں ممتاز ذوالمجد واشرف واجب التکریم اور سیّد نہ سمجھتا ہو جب کہ قرآن پاک میں بھی ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ (پارہ ۲۷۔ سورۃ الطور۔ اٰیت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ اُن کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔ (پارہ ۲۵۔ سورۃ الشوریٰ۔ اٰیت ۲۳)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

اور وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا۔ (پارہ ۴۔ سورۃ آلِ عمران۔ اٰیت ۱۰۳) **ترجمہ:** اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر۔

بعض مفسرین کرام نے تعلق اہل بیت کی تفسیر فرمائی ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ (پارہ ۲۲۔ سورۃ الاحزاب۔ اٰیت ۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

فائدہ: حضرت قرطبی نے سیّد المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ (پارہ ۳۰۔ سورۃ الضحیٰ۔ اٰیت ۵) (ترجمہ: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔) کی تفسیر نقل فرماتے ہوئے فرمایا کہ،

---

[18] (مناقب امام اعظم للموفق مترجم فیض احمد اویسی، حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا نسب، ص ۴۷ تا ۴۹، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ)

۱) رسول اللہ ﷺ اس بات پر راضی ہوئے کہ اُن کے اہل بیت میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے۔ حاکم نے اس کو صحیح فرمایا۔ بروایتِ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بخاری شریف میں ہے کہ امر قریش میں ہے اِن سے جو عداوت کرے گا اُس کو اللہ تعالیٰ مُنہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۲) حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی دعاءُ رکی رہتی ہے جب تک مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

۳) حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث روایت کی کہ جو شخص اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

۴) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: يَا آلَ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ ❁ فَرْضٌ مِنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآنِ أَنْزَلَهُ[19]

ترجمہ: اے اہل بیتِ رسول اللہ ﷺ آپ کی محبت فرض ہے۔ قرآن پاک اس پر ناطق بلاکلام ہے۔[20]

اسی لئے یہ فرمایا: وَمِنْ مَذْهَبِي حُبُّ النَّبِيِّ وَآلِهِ ❁ وَلِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشَقُونَ مَذَاهِبُ[21]

ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ "إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي."[22]

یعنی تم میں دو بھاری مرتبت چیزیں چھوڑی اگر انہیں قابو رکھو گے تو گمراہ نہ ہو (۱) قرآن (۲) اہل بیت۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ."[23]

یعنی میری اہل بیت کی مثال نُوح علیہ السلام کے بیڑے کی سی ہے جو سوار ہو گیا پار ہو گیا جو مختلف ہو گیا فی النار (جہنمی) ہو گیا۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ رسول ﷺ   نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

بیان مذکورہ بالا سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ایک کم عمل سیّد بالآخر بفضل الٰہی ہمکنار اسلاف ہو گا۔ سادات کی محبت فرض ہے مطہر اور مغفور ہیں اِن کی نیاز مندی اور وابستگی موجبِ نجات (سبب) ہے۔ یہ لوگ اعلیٰ نسب ہیں۔ لہٰذا ممتاز ہیں، محترم ہیں، نسبِ نبی پاک ﷺ کے سبب سے یہ شرف صرف انہیں ہے کہ دُرود و سلام میں شامل ہیں اور روزِ حشر سب جملہ نسب ہائے عام منقطع (ٹوٹ چکے) ہوں گے۔ نسبِ حبیب اطہر ﷺ غیر منقطع ہو گی

کون جنت اِن کے قدموں سے طلب کرتا نہیں   ہائے وہ بدبخت جو ان کا ادب کرتا نہیں

خلاصہ یہ ہے کہ قومیں، قبیلے اور کنبے تفاخُر، غرور اور تکبر کے لئے نہیں ہوتے بلکہ باہمی تعارف اور باہمی امتیاز کے لئے ہوتے ہیں، جیسا کہ ارشاد خُداوندی ہے: وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات۔ آیت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

---

[19] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، الفصل الثالث: في ذكر محبة أصحابه ﷺ وآله وقرابته وأهل بيته وذريته، حب آل البيت والقرابة، المراد بآل البيت، 3/362، المكتب الإسلامي، الطبعة الثانية، سنة النشر: 1425هـ/2004م)

[20] قرآن پاک اس بات پر بغیر کسی شبہ یا ابہام کے واضح اور روشن دلیل ہے۔ (س رضا)

[21] (النجوم الزواهر في الصلاة والسلام على سيد الانس والجان والا آخرنا، المقدمة، بيان صفة الصلاة على رسول الله ﷺ، ص 44، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الثانية، سنة النشر: 2008م)

[22] (المعجم الصغير، باب الحاء، من اسمه الحسن، 1/135، الحديث 350، دار الفكر، سنة النشر: 1418هـ/1997م)

[23] (المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة هود، مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، 3/81، الحديث 3365، دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ/1998م)

اور یہ بھی ارشادِ باری تعالیٰ ہے: لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔(پارہ ۲۸۔ سورۃ الممتحنہ۔ اٰیت ۳)

ترجمہ: ہر گز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن۔

سادات کرام پھر بھی: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔(پارہ ۲۶۔ سورۃ الحجرات۔ اٰیت ۱۰) **ترجمہ:** مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

میں داخل ہیں اور: فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ۔(پارہ ۲۶۔ سورۃ الحجرات۔ اٰیت ۱۰) **ترجمہ:** تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو۔

ان پر بھی نافذ ہے اور: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔(پارہ ۴۔ سورۃ اٰلِ عمران۔ اٰیت ۱۱۰)

ترجمہ: تم بہتر ہو اُن سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

میں بہر صورت شامل ہیں: اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ **ترجمہ:** ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔(پارہ ۲۷۔ سورۃ الطور۔ اٰیت ۲۱)

وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ۔(پارہ ۲۷۔ سورۃ الطور۔ اٰیت ۲۱) **ترجمہ:** اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔

بھی پہلے سے ممتاز اقوام ہونے پر نہ انہیں اترانے کی اجازت ہے اور نہ انہیں اعراض عن الایمان پر الحاق بزرگان کی نوید ہے بلکہ حدِّ کُفر تک بد عملی پر،[24] اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ۔(پارہ ۱۲۔ سورۃ ھود۔ اٰیت ۴۶)[**ترجمہ:** وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔] طمانچہ بھی ہے اور انہیں کوئی مُسلمان قابل اِصلاح سمجھتے ہوئے بعُذر اُونچا خاندان اغماض کرنے والا بری الذمہ ہے اور یہ بھی یاد رہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔(پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات۔ اٰیت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

جملہ قبائل اور اقوام واَنْسَاب تمام بنی نوع آدم کے لئے ہے

؎ دعوی مخدومی و حسبُ نسب قدر جوہم میرزو نزد رب

اشرفُ النّسب ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ آدمی احکامات الٰہیہ سے بے پرواہ ہو جائے اوامر و نواہی شریعت سے رو گرداور اسی خاندانی شرافت کے گھمنڈ میں خلافِ سُنّت اُمور کا مرتکب ہو اور دُوسرے خاندان کو پنچ تصور کرتے ہوئے اپنے بالمقابل کو حق گوئی کا حقدار نہ سمجھے۔ جس سے اقوام عالم میں قومی خاندانی خلیجیں بڑھیں اور عرب جہلا کی طرح غرور فاجرانہ کو ہوا ملے اور ہندو دھرم کی طرح اونچ پنچ کے چکّر میں برہمن اچھوت جیسے بحران پیدا ہوں بلکہ نسب کے تصور سے نیکی نیاز مندی میں اِضافہ دکھائے۔ کیونکہ فسٹ کا ٹکٹ لینے والا کرایہ بھی زیادہ ادا کرتا ہے فضل خدا سے اعلیٰ نسب کی سند رکھنے والا عمل زیادہ کرنے کا مستحق ہے تب وہ عند اللہ (اللہ کے نزدیک) اور عند الناس (لوگوں کے نزدیک) اکرم ہے

؎ عزت کی محبت قائم ہے اے قیس تیرے اس محمل سے محمل جو گیا عزت بھی گئی غیرت بھی گئی لیلیٰ بھی گئی

خاندانِ سادات کی خصوصیت تکریم و تشریف محض نسبتِ محبوب دوعالم فخر بنی آدم نورِ مُجسم ﷺ کی وجہ سے ہے نہ کہ قومیت یا قبائل قریشی، ہاشمی، اُموی وغیرہ کی وجہ سے ورنہ علاوہ ازیں جملہ کنبے، قبائل، قومیں، خاندان مساوی الدرجہ (برابر) ہیں، ازرُوئے اسلام، جزاو سزا، عتاب، ثواب،

---

24) قوموں کے لیے تنبیہ ہے کہ اصل معیار ایمان اور اعمال ہیں، نہ کہ ان کی برتری یا حسب نسب۔ اگر کوئی قوم ایمان سے روگردانی کرے اور برے اعمال میں حدِّ کفر تک پہنچ جائے، تو اسے محض اپنے نیک آباؤ اجداد کی بنیاد پر نجات کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ بخشش اور نجات کا انحصار ایمان اور نیک اعمال پر ہے، نہ کہ نسبی برتری پر۔ (س رضا)

جنت و دوزخ، عبادات، مَنَاسِکَات، قصاص وانصاف سب کے لئے یکساں ہے، کوئی قوم **من حیث القوم** اور کوئی قبیلہ **من حیث القبیلہ** کسی قوم اور کسی قبیلے پر فخر کرنے کا مجاز نہیں جب کہ سب کلمہ گو ہوں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "**كُلُّكُمْ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ.**"[25]

یعنی اے مسلمانو! تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں۔

اور فرمایا کسی سُرخ وسفید کو کسی کالے پر فخر نہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے: "**أَنْسَابُكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلَىٰ أَحَدٍ، كُلُّكُمْ بَنُو آدَمَ.**"[26]

یعنی تمہارے حسب ونسب فخر کے لئے نہیں تم سب اولادِ آدم علیہ السلام ہو۔

اسی طرح ایک ارشاد گرامی یہ بھی ہے: "**لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَىٰ أَحَدٍ.**"[27] (مسلم)

یعنی تم میں کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

تو اے کودک منش خودُ را اَدب کُن　　　مُسلمان زادۂ ترکِ نسب کُن
برنگ احمرو خون و رگ و پوست　　　اگر نازو عرب ترک عرب کُن

یہ تعلق نسبت نسب بھی اِس وقت باعث عزت و تکریم ہے جب کہ اِتباع سلف بالا یمان ہو ورنہ کچھ نہیں۔ قارون وکنعان بلاشبہ ایک اُونچے خاندان سے متعلق ہیں۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى۔ (پارہ ۲۰۔ سورۃ القصص۔ اٰیت ۷۶)　　　**ترجمہ:** بیشک قارون موسٰی کی قوم سے تھا۔

اور کنعان سیّدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے مگر رابطہ ایمانی کے کٹ جانے پر نہ قارون صاحبِ شرف ہے اور نہ کنعان قابلِ احترام ہے۔

پسرِ نوح با بداں بہ نشست خاندانِ نبوّتش گم شد

اسلام ذات پات کی بھیانک رواداری کے قلعے کو "**كُلُّ مُؤْمِنٍ إِخْوَةٌ.**" کے نعرہ سے پاش پاش کرتا ہے۔ صلاحیتِ ایمانی کو بنورِ ایمانی اجاگر ہونے کے مواقع پیش کرتا ہے، شخصی کسب کمال کو خاندانی نسب ومال پر فوقیت دیتا ہے یہی وجہ ہے کسی مُدعی اعلیٰ نسل فاسق فاجر کو بزعمِ خویش (اپنے گمان) اپنے غیر قوم اَدنیٰ نسل والے متقی عالم دین پر ارکانِ دین، اُمور مذہبیہ پر اسلام نہ فوقیت دیتا ہے اور نہ اجازت سبقت دیتا ہے۔

ایک سیّد بے عمل خلافِ شرع کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک عام مسلمان متشرع عالم دین کے آگے مُصلّٰی امامت پر پیش قدمی فرمائے۔ ہاں اگر صاحبِ موصوف خود بھی ہمہ صفت موصوف ہو تو سبحان اللہ ورنہ عند اللہ جوہر شخصی (اصطلاح) کے فقدان کی وجہ سے فوقیت نہ ہوگی۔

ے
چون کنعان را طبیعت بے ہنربُود　　　پیغمبرزادگی قدرش نیفرود
ہنربیاموزگرداری نہ گوھر　　　گُل از خارو ابراھیم اَز آزر

---

[25] (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند حذيفة بن اليمان رضي الله عنهما، المستظل بن حصين عن حذيفة، 7/339، مكتبة العلوم والحكم، سنة النشر: 1424ھ/2003م)

[26] (مسند الإمام أحمد، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم، 4/158، الحديث16993، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

[27] (صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، 2/199، الحديث2865، دار إحياء الكتب العربية)

یہ حکمتِ الٰہیہ کا کیسا شاندار منظر تھا کہ آقائے اقوام بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابوابِ رحمت اور طُرقِ برکت جملہ طالبانِ حق انسانوں کے لئے بلاروک ٹوک کھلے اور فراغ رکھے ہوئے تھے نہ امتیاز نسب تھا اور نہ فرق رنگ، حضرت حسن بصرہ سے، بلال حبش سے، حضرت صہیب رُوم سے تشریف لائے۔ اِن بزرگ ہستیوں کے لئے نہ درہائے مسجد کسی وقت بند ہوئے اور نہ صحن ہائے صوفیاء تنگ ہوئے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سقف کعبہ (کعبہ کی چھت) پر کھڑا کر دینا اور جُملہ فصحاء حاضرین کا بلا حیل وحجت (بغیر اعتراض کے) تسلیم کر لینا تعلیم نبوی ﷺ و اثرِ صحابہ کا نمونہ تھا۔

ے

نہ افغانیم و نے ترک وتناریم	چمن زادیم دیک شاخساریم
تمیز رنگ و بُوبَرما حرام اَست	کہ ما پروردۂ یک نو بہاریم

بخلاف دیگرے بے دین نفس پرست قوموں کے کہیں گورے کالے کا جھگڑا ہے اور کہیں برہمن اور شودروں کا فرق ہے ایک گرجوں مندروں کے مالک ایک چھو نہیں سکتے۔ ایک مندروں کے دھنی ایک کا داخلہ بند خوشا درسِ اخوتِ اسلامی جہاں یہ موجبِ عِناد وفساد کا نظام نہیں۔

ے

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے	بندۂ ومحتاج و غنی ایک ہوئے

انبیاء واولیاء علیٰ نبینا وعلیھم السّلام:

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نسب کا فخر کسی بیوقوف کے ذہن میں سمایا ہوتا ہے ورنہ:

"ذٰلِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ثُمَّ كَمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْأَصْفِيَاءِ، وَالسَّادَةِ الْأَزْكِيَاءِ، وَالْمَشَايِخِ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ، كَانَتْ أُمُّهُمْ مِنَ الْإِمَاءِ، فَسُبْحَانَ مَنْ يَخْلُقُ مَا يَخْلُقُ مِمَّا يَشَاءُ." [28] (الاحتساب)

یعنی انبیاء علیہم السلام سے نسبی فخر نہ ہوگا اور نہ صُلحاء اور اَصفیاء وسادات سے اس لئے کہ ان میں بعض حضرات کی مائیں کنیزیں تھیں۔ جیسے سب کو معلوم ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کنیز تھیں یعنی سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور انہی سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رشتہ ملتا ہے اس سے بڑھ کر بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کیلئے کونسا فخر ہوگا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماریہ رضی اللہ عنہا بھی کنیز تھیں۔

باب ۲: طعن علی الاَنْسَابُ

واقعات شاہد ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ علم وعمل اور ہنر ذات پات کو چھپا دیتے ہیں بہت سے کم ذات علم وعمل اور ہنر سے خلقِ خدا کے اَجْسَامُ وقُلوب پر بادشاہی کرتے ہیں اور بہت سے اعلیٰ خاندان کے افراد علم وعمل اور ہنر سے خالی دردر کی بھیک مانگتے دھکے کھاتے پھرتے ہیں لیکن اس کے باوجود نبی پاک شہِ لولاک ﷺ نے کسی کی ذات اور قومیت پر طعن کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ شرعاً بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے بالخصوص اکابر کی نسب پر۔ حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا: "إِنَّهُ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ، لَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ فِي انْتِسَابِ الْأَكَابِرِ." [29]

نسب پر طَعَنْ کرنا سخت گناہ ہے بالخصوص اکابر (انبیاء واولیاء ومشائخ) کی اَنْسَاب پر۔

---

[28] (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 301، دار اللباب استانبول، تركيا)

[29] (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 301، دار اللباب استانبول، تركيا)

اس کے بعد ذیل کی احادیث نقل فرمائی ہیں۔

"ثَلَاثٌ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. لَا يَدَعُهُنَّ أَهْلُ الْإِسْلَامِ: الِاسْتِسْقَاءُ بِالْكَوَاكِبِ، وَالطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ."[30] (رواہ البخاری)

ترجمہ: تین اُمور جاہلیت کی یادگار ہیں اہل اسلام اُنہیں نہیں چھوڑ رہے (۱) ستاروں سے بارش کی طلب (۲) نسب پر طعن (۳) میّت پر نوحہ کرنا۔

"ثَلَاثٌ مِنَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ: شَقُّ الْجُيُوبِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَالطَّعْنُ فِي النَّسَبِ."[31] (رواہ الحاکم فی مستدرک)

ترجمہ: تین امور اللہ تعالیٰ سے کفر ہیں (۱) گریبان چاک کرنا (۲) پیٹنا (نوحہ کرنا) (۳) نسب پر طعن کرنا۔

"ثَلَاثٌ لَمْ تَزَلْنَ فِي أُمَّتِي: التَّفَاخُرُ بِالْأَنْسَابِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْأَمْوَاتِ، وَالْأَنْوَاءُ."[32] (رواہ ابو یعلیٰ)

ترجمہ: تین چیزیں میری اُمت میں ہمیشہ رہیں گی۔ (۱) اَنْسَاب میں فخر (۲) مردے پر بین کرنا (۳) قسمت آزمائی پر تیر وغیرہ پھینکنا۔

فخر نسبی کی خرابیاں:

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فخر نسبی سے چند گندے اُمور اوراحوال ناگفتہ مُرتَّب ہوتے ہیں مثلاً:

(۱) بعض جُہَّالُ (جاہل کی جمع) تو کنیزوں سے وطی اسی لئے نہیں کرتے کہ اولاد ہوگی تو عار و ننگ (شرم سار) ہوگا اور عوام عار و ننگ کو نارِ جہنم سے بھی سخت تر سمجھتے ہیں یا اُنہیں اپنی آزاد عورت کا خطرہ ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہوا تو وہ ناراض ہوگی اور زن مرید کو عورت کی ناراضگی عذابِ عظیم ہے۔

(۲) یا اپنی عورت سے یہ خطرہ ہوگا کہ کنیز کا بچہ پیدا ہو گیا تو وہ (آزاد عورت) اس سے مہر کثیر طلب کرے گی جیسے کہ اس سے معاہدہ کیا ہوگا کہ اگر کنیز سے بچہ پیدا ہوا تو اتنا مہر دو نگا ورنہ اتنا یہ اور دیگر ایسے عوارض (وسوسہ) جو ان کو شیطان پٹی پڑھاتا ہے اور نفس ان سے شرارت کرتا ہے۔

(۳) بعض تنگ اسلاف کنیزوں سے اس لئے بھی نکاح کر لیتے ہیں کہ بروقت عورت کو اوراس سے بچہ پیدا ہوا تو اُنہیں آزاد کر دوں گا اس طرح سے ان کا مالِ میراث بچ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔[33]

انتباہ: جو نالائق اپنے رشتہ داروں کو میراث سے محروم کرنے کا پروگرام بناتا ہے اس کے لئے احادیث میں سخت وعید وارد ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو اپنے وارث کو (ناجائز طورپر) میراث سے محروم کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی بہشت کی میراث ختم کردے گا۔[34] (ابن ماجہ)

مسئلہ: بہت سے لوگ خواہ مخواہ اپنے ذاتی رنج وغصہ سے مرنے سے پہلے اولاد یا کسی وارث کو محروم کر دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے ہاں اگر وہ دینِ حق و مسلکِ اہلسنت سے مُنْحَرِف ہو مثلاً مرزائی، رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہ ہو گیا تو پھر ضروری ہے۔

---

30) (رسائل الملا علي القاري. تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب. 4/ 301. دار اللباب استانبول. تركيا)

31) (رسائل الملا علي القاري. تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب. 4/ 301. دار اللباب استانبول. تركيا)

32) (رسائل الملا علي القاري. تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب. 4/ 301. دار اللباب استانبول. تركيا)

33) (رسائل الملا علي القاري. تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب. 4/ 301. دار اللباب استانبول. تركيا)

34) (رسائل الملا علي القاري. تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب. 4/ 301. دار اللباب استانبول. تركيا)

مسئلہ: بعض اپنے کسی عزیز غیر وارث کیلئے وصیت کرتے ہیں اور ورثاء اُسے پورا نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے۔

مسئلہ: بعض مرنے سے پہلے کسی غیر وارث رشتہ دار کے لئے کچھ مالیت کا اقرار کرتے ہیں اور وصیت کرتے ہیں کہ اسے ادا کرنا ہو گا ورثہ اسے ادا نہیں کرتے تو یہ کبیرہ گناہ اور قطع رحمی ہے جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے "احتساب" میں فرمایا! پھر قطع رحمی کے متعلق مندرجہ ذیل وعیدیں لکھیں[35]:

قطع رحمی کی وعیدیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ ○ (پارہ ۲۶۔ سورۃ محمد۔ آیت ۲۲)

ترجمہ: تو کیا تمہارے یہ لچھّن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔

اور فرمایا: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔ (پارہ ۴۔ سورۃ النساء۔ آیت ۱)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

احادیثِ مبارکہ

حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

۱) الرَّحِمُ مُعلَّقة بالعرش، تقولُ: مَن وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَن قَطَعَنِي قَطَعَه الله۔[36] (رواہ مسلم)

ترجمہ: رحم عرش سے معلّق ہو کر کہتی ہے کہ جس نے میرے سے ملایا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ساتھ ملائے گا اور جس نے میرے سے قطع کیا اسے اللہ تعالیٰ قطع کرے گا۔

۲) "إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ عَلَى اللهِ تَعَالَىٰ عَشِيَّةَ كُلِّ خَمِيسٍ لَيْلَةَ جُمُعَةٍ، فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ."[37] (رواہ احمد وابو یعلی)

ترجمہ: بنی آدم کے اعمال ہر ہفتہ میں جمعہ کی شب کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ قطع رحم والے کے اعمال کو قبول نہیں فرماتا۔

۳) عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَىٰ مَرْفُوعًا: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَىٰ قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ."[38] (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ: فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن میں قطع رحم کرنے والا ہو۔

۴) عن أنسٍ: "اثنانِ لا يَنظُرُ اللهُ إِلَيهِمَا يَومَ القِيَامَةِ: قَاطِعُ الرَّحِمِ، وَجَارُ السُّوءِ."[39] (رواہ الدیلمی)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ قیامت میں دو شخصوں کو نہیں دیکھے گا (۱) قطع رحم کرنے والا (۲) بُرا ہمسایہ

فائدہ: فرمایا یہاں بقدرِ ضرورت چند روایات لکھی گئی ہیں کیونکہ سمجھدار کے لئے تو ایک حدیث بھی کافی ہے آخر میں فرمایا کہ،

---

35) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 301، دار اللباب استانبول، تركيا)

36) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 302، دار اللباب استانبول، تركيا)

37) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 302، دار اللباب استانبول، تركيا)

38) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 302، دار اللباب استانبول، تركيا)

39) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 302، دار اللباب استانبول، تركيا)

"ثُمَّ اعْلَمْ: أَنَّ مُجَرَّدَ النَّسَبِ بِدُونِ كَسْبِ الحَسَبِ، وَتَعَلُّمِ العِلْمِ وَالأَدَبِ، غَيْرُ مُعْتَبَرٍ فِي المَذْهَبِ المُذَهَّبِ."[40]

ترجمہ: جان لو کہ محض نسب کسب ہنر کے بغیر علم و عمل ادب کے بغیر مذہبِ اسلام میں غیر معتبر ہے۔

ایک گندا مرض

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ،

"وَقَدِ ابْتُلِيَ كَثِيرٌ مِنَ الخَلْقِ بِهَذَا السَّبَبِ، فَبَنَوْا عَلَيْهِ مَدَارَ الِاعْتِبَارِ، وَتَكَبَّرُوا فِي مَجَالِسِ الِافْتِخَارِ، حَتَّى انْجَرَّ الأَمْرُ إِلَىٰ أَنَّ العَامَّةَ أَخَذُوا أَوْلَادَ المَشَايِخِ فِي مَقَامِ المَشْيَخَةِ وَالإِرْشَادِ، وَلَوْ كَانُوا فِي غَايَةٍ مِنَ الجَهْلِ وَنِهَايَةٍ مِنَ الفَسَادِ، كَمَا هُوَ مَشْهُورٌ فِي سَائِرِ البِلَادِ."[41] (احتساب)

ترجمہ: بہت سے لوگ نسب کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہیں بس نسب کو معتبر سمجھتے ہیں اور محافل میں سب پر اِتراتے تکبر کرتے ہیں اولیاء کی اولاد کو بزرگی کے مُصَلّٰی و مَسْنَدْ پر بٹھاتے ہیں اگرچہ وہ پرلے درجے کے جاہل ہوں یہ ان کی انتہائی جہالت اور فساد کی جڑ ہے۔

اس سے بڑھ کر فرمایا:

"وَأَغْرَبُ مِنْ هَذَا أَنَّ بَعْضَ الأُمَرَاءِ وَأَتْبَاعَهُمْ مِنَ الجُهَلَاءِ يُعَظِّمُونَ أَصْغَرَ أَوْلَادِ المَشَايِخِ الكُبَرَاءِ عَلَىٰ ذُرِّيَّةِ سَيِّدِ الأَنْبِيَاءِ، وَعَلَىٰ المُحَقِّقِينَ مِنَ الصُّلَحَاءِ الأَصْفِيَاءِ، وَالمُدَقِّقِينَ مِنَ العُلَمَاءِ الأَزْكِيَاءِ، وَهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ مَعَ صِغَرِهِمْ وَجَهْلِهِمْ لَا يَأْبَوْنَ عَنْ تَقَدُّمِهِمْ عَلَىٰ مُعَلِّمِهِمْ وَمُؤَدِّبِهِمْ؛ لِمَا فِيهِمْ مِنْ كَثْرَةِ الحَمَاقَةِ وَقِلَّةِ الحَيَاءِ."[42]

ترجمہ: اس سے بڑھ کر عجیب تر یہ امر ہے کہ بہت سے اُمراء (سردار / حکمران) اوران کے جاہل یاردوست پیروں کی اولاد کو ساداتِ اولاد نبی علیہ السلام اور علماء صلحاء پر ترجیح دیتے ہیں باوجودیکہ ان کے پیروں کی اولاد عمر میں چھوٹے اور علم سے فارغ پرلے درجے کے جاہل ہوتی ہے بلکہ وہ اس سے بھی نہیں چوکتے کہ ان جاہل پیرزادوں کو ان کے اساتذہ ومربیوں پر بھی مقدّم رکھتے ہیں یہ ان کی کثرتِ حماقت و قلّت حیاء (بے وقوفی وحیاء کی کمی) کی نشانی ہے۔

اویسی کی گذارش: وہ دور تو پھر بھی بھلا (اچھا) تھا جسے صدیاں گذریں اب اس سے اور ابتر حال (بہت برا حال) ہے کہ کوئی بھی معمولی تعلق سے کسی کا گدی نشین ہو جائے وہ علماء کرام کی عزت واحترام تو بجائے ماند ان کی توہین وتحقیر نہیں چھوڑتا۔ بلکہ بعض جاہل پیروں اور پیرزادوں کا تو مشن (Mission) یہی ہے کہ علماء وصلحاء کی بے توقیری واہانت کی جائے اور مریدین کو تلقین فرماتے رہتے ہیں کہ ان ملّاؤں سے دُور رہو ساتھ ہی یہ پٹی پڑھاتے ہیں کہ یہ مولوی طریقت ومعرفت کو کیا جانیں اور جُہَّالْ (جاہل کی جمع) مریدین کو ذہن نشین کراتے ہیں کہ طریقت ومعرفت اور شے ہے اور شریعت شے دیگر۔ یہ ان کی اپنی

---

40) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 303، دار اللباب استانبول، تركيا)

41) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 303، دار اللباب استانبول، تركيا)

42) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 303، دار اللباب استانبول، تركيا)

جہالت وحماقت پر پردہ ڈالنے کی تدبیر ہے ورنہ اسلام اس کے برعکس درس دیتا ہے فقیر چند دلائل عرض کرتا ہے اگر کسی صاحب کو اسلام کا درد ہے تو عمل کر دکھلائے۔

۱)حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ اپنے دور کے جاہل پیروں کی مذمت کر کے لکھتے ہیں کہ

وقد ورد: "إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا، فَقَّهَهُمْ فِي الدِّينِ، وَوَقَّرَ صَغِيرُهُمْ كَبِيرَهُمْ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِمْ غَيْرَ ذَلِكَ، تَرَكَهُمْ هَمَلًا." [43]

(رواہ دارقطنی فی الافراد عن انس)

ترجمہ: حدیث میں ہے کہ جب اللہ کسی قوم کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور ان کے چھوٹے بڑوں کو عزت بخشتا ہے۔ اگر اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو انہیں بیکار چھوڑ دیتا ہے۔

۲)یہی علامہ علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ،

"وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَىٰ بُطْلَانِ اصْطِلَاحِهِمُ الْفَاسِدِ، وَعُرْفِهِمُ الْكَاسِدِ، أَنَّ الصَّحَابَةَ أَجْمَعُوا عَلَىٰ تَقْدِيمِ الصِّدِّيقِ عَلَىٰ عَلِيٍّ وَالْحَسَنَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، مَعَ دُنُوِّ نَسَبِهِمْ وَعُلُوِّ حَسَبِهِمْ، وَقُدِّمَ عَلِيٌّ عَلَىٰ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَعَ كَوْنِهِ مِنْ أَسَنِّ بَنِي هَاشِمٍ وَأَقْرَبِهِمْ." [44] (الاحتساب)

ترجمہ: اوران کی اس باطل اصطلاح اوران کے بیکار عُرف کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضرت صدیق (رضی اللہ عنہ) کو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) پر اوّلیت دی یونہی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر بھی باوجودیکہ ان کا نسب عالی ہے یونہی حضرت علی کو حضرت عباس پر حالانکہ حضرت عباس نسب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ قریب ہیں۔

یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رشتہ داری میں بہ نسبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نبی پاک ﷺ کے قریب ترین بلکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تو جگر گوشۂ رسول ﷺ ہیں لیکن صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اِن سے افضل ہیں تو ثابت ہوا کہ وجہ فضیلت تقویٰ ہے نہ کہ نسب وحسب یونہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں باوجودیہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ چچازاد۔

فائدہ: جولوگ اپنے باپ داداوں کے اچھے پن پر فخر کرتے ہیں اوراپنی شرافت لوگوں پر جتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے خاندانی ہیں اور ہمارے بڑے ایسے تھے اورایسے مگر حقیقت میں یہ ایک وہم وخیال ہے۔

چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

---

[43] (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 303، دار اللباب استانبول، تركيا)

[44] (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 303، دار اللباب استانبول، تركيا)

"عن أبي هريرةَ، عن النبيِّ ﷺ قال: لَيَنْتَهِيَنَّ أقوامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الجُعَلِ الَّذِي يَدْهَدِهُ الخَرَاءَ بِأَنْفِهِ. إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ. إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ. النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ."[45] (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چاہیے کہ باز رہیں لوگ جو فخر کرتے ہیں اپنے آباؤ اجداد پر جب کہ وہ مر گئے اب وہ جہنم کے کوئلے ہیں ان کی عزت اللہ تعالیٰ کے ہاں گندے کیڑے سے بھی کم ہے ان کی خیر و بھلائی ملیامیٹ ہوگئی اے بندگانِ خدا اللہ تعالیٰ نے تمہارے سے جاہلیت کی علامت ختم کرڈالیں اور قابلِ فخر وہ مومن متّقی ہے اور فاجر لوگوں میں بدبخت آدمی ہے کیونکہ ہم سب بنی آدم ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے۔

فائدہ: اِس سے ثابت ہوا کہ فخر کرنا باپ دادا پر نشانی ہے جہنم کی اور فخر کرنے والا اہلِ اسلام کے نزدیک ذلیل ہے جیسا کہ گندکا کیڑا۔

انتباہ: حدیث شریف میں زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کے لئے بطورِ نصیحت وعبرت کے فرمایا ہے ورنہ یہ عام ہے کیونکہ الحمدللہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اولیائے کرام بلکہ بعض اہلِ ایمان عوام کے اجسام کو بھی مٹی نہیں کھاتی۔ عرصہ دراز کے بعد قبور میں بعض عام مسلمان کے اجسام بھی محفوظ پائے گئے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف "اخبار القبور" میں۔

آخر میں نتیجہ کے طور پر علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا:

"فَالمَدَارُ عَلَى العِلْمِ وَالتَّقْوَى، لَا عَلَى مُجَرَّدِ النَّسَبِ المُعْتَبَرِ فِي الدُّنْيَا دُونَ العُقْبَى، رَزَقَنَا اللَّهُ حُسْنَ الخَاتِمَةِ وَالمَرْتَبَةِ الأَسْنَى، الَّتِي هِيَ خَيْرٌ وَأَبْقَى."[46]

ترجمہ: فضیلت اور بزرگی کا دارومدار علم و تقویٰ پر ہے نہ کہ اعلیٰ نسب پر اللہ ہمیں اچھا خاتمہ اور بلند مرتبہ عطا فرمائے وہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

النَّاسُ مِنْ جِهَةِ التِّمْثَالِ أَكْفَاءُ *** أَبُوهُمُ آدَمُ وَالأُمُّ حَوَّاءُ

نَفْسٌ كَنَفْسٍ وَأَرْوَاحٌ مُشَاكِلَةٌ *** وَأَعْظُمٌ خُلِقَتْ فِيهِمْ وَأَعْضَاءُ

فَإِنْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ أَصْلِهِمْ حَسَبٌ *** يُفَاخِرُونَ بِهِ فَالطِّينُ وَالْمَاءُ

مَا الْفَضْلُ إِلَّا لِأَهْلِ العِلْمِ إِنَّهُمْ *** عَلَى الهُدَى لِمَنِ اسْتَهْدَى أَدِلَّاءُ

وَقَدْرُ كُلِّ امْرِئٍ مَا كَانَ يُحْسِنُهُ *** وَلِلرِّجَالِ عَلَى الأَفْعَالِ سِيمَاءُ

وَضِدُّ كُلِّ امْرِئٍ مَا كَانَ يَجْهَلُهُ *** وَالجَاهِلُونَ لِأَهْلِ العِلْمِ أَعْدَاءُ

---

45) (سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب في فضل الشام واليمن، 5/ 690، الحديث 3955، دار الكتب العلمية)

46) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 303، دار اللباب استانبول، تركيا)

لَا تَحْقِرَنَّ امْرَأً أَجْرًا يَكُونُ لَهُ *** أُمُّهُ مِنَ الرُّومِ أَوْ عَجْمَاءُ سَوْدَاءُ

وَإِنَّمَا أُمَّهَاتُ النَّاسِ أَوْعِيَةٌ *** مُسْتَوْدَعَاتٌ وَالأَنْسَابُ آبَاءُ[47]

ترجمه: لوگ ظاہر کے اعتبار سے برابر ہیں۔ کیونکہ ان کا باپ آدم علیہ السلام اورماں بی بی حوا رضی اللہ عنہا ہے۔ ہر ایک نفس ایک جیسا اوران کی روح ہمشکل ہیں ہر ایک جسم میں ہڈیاں اوراعضاء پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر ان میں کوئی صلاحیت نہیں تو پھر گارے پر فخر کرتے ہیں فضیلت صرف اہل علم کی ہے یعنی علماء باعمل ہی فضیلت کے حقدار ہیں کیونکہ وہی ہدایت پر ہیں اور جو ہدایت کا طلبگار ہے اسے وہ راہِ ہدایت دکھاتے ہیں انسان کا ہنر ہی اسے حسین بناتا ہے اورلوگ حُسنِ اعمال کی وجہ سے نشان پاتے ہیں علم کی ضد جہل ہے جو انسان کو اندھیرے میں رکھتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جُہلاء ہی علماء کے دشمن ہیں لوگوں کی مائیں ہی ان کی حفاظت گاہ ہیں اور نسب باپ کی طرف شمار ہوتی ہے۔ کسی کی تحقیر نہ کر وہ آزاد ہو یا غلام وہ رومی (گورا) ہو یا عجمی (کالا)۔

انتباہ: کتبِ اسلامیہ میں بھی ہے اور فقیر کا تجربہ ہے کہ کسی عیب والے کو دیکھ کر اس کی تحقیر سے اسی عیب میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے وہ عیب جسمانی ہو یا عملی یا کردار۔

اُویسی غفرلہٗ کی کہانی: فقیر بچپن میں آنکھ کے مرض میں مبتلا تھا یعنی ہر وقت آنکھوں سے زرد پانی اتر تا رہتا تھا ایک زمیندار نے دیکھ کر کہا یہ بچہ کیسا ہے یعنی فقیر کے عیب سے متنفر ہو کر کچھ کا کچھ کہتا رہا اس کو یوں سزا ملی کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا جونہی وہ فقیر کی اسی عمر میں پہونچا تو آنکھوں کی اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا اس کی بینائی بھی چلی گئی اور آنکھوں کے ڈھیلے ایسے ڈراؤنے ہو گئے کہ اسے دیکھنے سے خوف محسوس ہوتا اور وہ آخری عمر تک یونہی رہا۔

فائدہ: عیب اور بیماری والے کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں: "الحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا".[48]

(ترمذی شریف جلد ۵، صفحہ ۳۷۳، ابن ماجہ جلد ۴، صفحہ ۲۹۵، راوی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ مطبوعہ بیروت)

حدیث شریف میں ہے کہ اس دعاء کی برکت سے اس عیب اور بیماری سے حفاظت ہوگی۔ فقیر اویسی غفرلہٗ نے اسے آزمایا ہے اورامام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے توبارہا آزمایا۔ جیسا کہ آپ کے ملفوظات میں ہے۔

اسی طرح کے محمود بن وراق کے اشعار بھی ہیں۔

عَجِبْتُ مِنْ مُعْجَبٍ بِصُورَتِهِ *** وَكَانَ فِي الْأَصْلِ نُطْفَةً مَذِرَةً

وَقَدْ غَدَا بَعْدَ حُسْنِ صُورَتِهِ *** يَصِيرُ فِي اللَّحْدِ جِيفَةً قَذِرَةً

وَهُوَ عَلَى تِيهِ وَنَخْوَتِهِ *** مَا بَيْنَ ثَوْبَيْهِ يَحْمِلُ الْعَذِرَةَ[49]

---

47) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 30۴، دار اللباب استانبول، تركيا)

48) (سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا رأى مبتلى، 5/ 460، الحديث 3432، دار الكتب العلمية)

(سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء، 2/ 1261، الحديث 3892، المكتبة العلمية)

49) (رسائل الملا علي القاري، تحقيق الاحتساب في تدقيق الانتساب، 4/ 30۴، دار اللباب استانبول، تركيا)

ترجمہ: میں اس کی عجیب صورت پر تعجب کرتا ہوں کہ یہ دراصل نطفہ ہے پھر یہ باوجود حسین صورت کے قبر میں بدبودار مردار ہوجائے گا یہ دھوکہ اور غرور میں ہے حالانکہ یہ تو گندگی کا ٹوکرا دو کپڑوں کے اندر چھپا کر اٹھائے پھر رہا ہے۔

اور حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمہ اللہ نے ایک رباعی لکھی ہے:

اے دل تودمے مطیع سُبحان نشدی — کاریکه تراسنردبسامان نشدی

درویش شدی شیخ شدی دانشمند — این جمله شدی ولے مسلمان نشدی

کسی نے اس کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے:

دم بھر نہ رہا تابع اے دل تو خدا کا — جس کام میں سامان ہو تیرا نہ بنایا

درویش ہوا پیر ہوا عالم و عاقل — یہ سب ہوا لیکن تو مسلمان نہ ہوا

علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے: عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی — یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

بہر حال ذات وصفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہے بلکہ حدیث میں وارد ہے کہ وہ کوئلہ جہنم کا ہے باوجود اس کے پھر جو کوئی کہے کہ ہم سید ہیں یا شیخ یا مُغل یا پٹھان ہیں اور دوسرے پیشہ والوں کو حقارت کی آنکھ سے دیکھے وہ شیطان جہنمی ہے۔ صریح مخالفتِ قرآن کی کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن ناطق (گواہ) ہے کہ شرافت منحصر ہے ایمان اور تقویٰ میں کسی قوم کی تخصیص نہیں کہ متقی کسی قوم کا ہو۔ ہاں نسبِ نبوی اور نسبِ اولیاء میں اُخروی فائدہ بھی ہے دنیوی بھی۔

اس پچھلے قول سے وہابی دیوبندی فرقہ کو انکار ہے۔

اعلحضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے ایک رسالہ لکھا جس کا موضوع بھی یہی ہے کہ شرافت نسب کا لحاظ صرف مسائلِ کفاءت (مسئلہ کفو) میں ہے اور شرافت نسب پر تکبر کرنا اور دوسروں کو ذلیل جاننا حرام ہے۔

اس کا تاریخی نام ہے — اِرَاءۃُ الاَدَبِ لِفَاضِلِ النَّسبِ — یعنی اعلیٰ نسب پر فخر کرنے والوں کو ادب کا راستہ دکھانا۔

رسالہ کے ابتداء میں فارسی زبان میں کسی صاحب نے وہابی مذہب کے مطابق:

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ (پارہ۲۶، سورۃ الحجرات۔اٰیت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.[50] **ترجمہ:** جس نے عمل میں کوتاہی کی اسے نسب کام نہ آئیگا۔

اور فرمایا: اعْمَلِي يَا فَاطِمَةُ وَلَا تَغْتَرِّي إِنِّي بِنْتُ الرَّسُولِ ﷺ.[51]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے زوردار آواز سے فرمایا اے فاطمہ نیک عمل کر یہ نہ کہہ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہوں۔

---

[50] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص3، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدرآباد، مغربی پاکستان)
(سنن الترمذي، كتاب العلم، باب الحث على طلب العلم، 3/ 317، الحديث 3643، دار الكتاب العلمية)
(سنن الدارمي، المقدمة، باب في فضل العلم والعالم، 1/ 111، الحديث 345 دار الكتاب العربي، سنة النشر: 1407 ھ/1987م)

[51] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص3، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدرآباد، مغربی پاکستان)

یہ ارشاد تعلیمِ امت کے طور پر تھا۔ اس پر اعتراض از وہابیہ اور جواب اویسی غفرلہ' آگے آئے گا۔(ان شاء اللہ)

اللہ! بہت سے جُہَلاء انبیاء و مرسلین اور بزرگانِ دین اور اسلاف صالحین کے حالات سے بے خبری کی وجہ سے نسب پر فخر و ناز کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرافتِ نسب کچھ نہیں پرکاہ (تنکے) کے برابر بھی نہیں اس کے ہاں اس کی کوئی قدر نہیں۔ لیکن نبوی نسب مستثنیٰ ہے اور قیامت میں اولیاء و صلحاء کا نسب۔

شرافتِ علمی: اللہ کے ہاں شرافت و بزرگی ہے تو علم کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔ (پارہ ۲۸۔ سورۃ المجادلہ۔ اٰیت ۱۱)

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اور فرمایا: اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ (پارہ ۲۲۔ سورۃ فاطر۔ اٰیت ۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: العلماءُ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ.[52]

یعنی علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور بیشک عالم دین کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔

بلکہ علمی فضیلت نسب کی فضیلت سے بلند تر ہے۔

فقہ اسلامی کا فیصلہ

فقہ کی کتابوں میں ہے: لِأَنَّ شَرَفَ الْعِلْمِ فَوْقَ شَرَفِ النِّسَبِ وَالْمَالِ كَمَا جَزَمَ بِهِ الْبَزَّازِيُّ وَارْتَضَاهُ الْكَمَالُ وَغَيْرُهُ[53]

ترجمہ: کیونکہ علمی شرافت شرفِ نسب اور مال سے زیادہ اور بلند ہے جیسا کہ بزازی نے اس پر جزم کیا اور کمال و دیگر علماء نے اسے پسند فرمایا۔

مسئلہ: اگر کسی عالم دین کو اس کی نسب سے تحقیر اور طعنہ دیتے ہوئے اسے نسب پر عار (شرم) دلائے تو وہ کفر کے دائرہ میں داخل ہے۔

تقریر امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ: کسی مسلمان بلکہ کافرِ ذِمّی کو بھی بلاحاجتِ شرعیہ ایسے لفظ سے پُکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اُس کی دل شکنی ہو اُسے ایذا (تکلیف) پہنچے شرعاً ناجائز و حرام ہے اگرچہ بات فی نفسہٖ سچی ہو۔

فَإِنَّ كُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ، وَلَيْسَ كُلُّ صِدْقٍ حَقًّا.[54]

---

[52] (سنن الترمذي، كتاب العلم، باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، 5/49، الحديث 2685، دار الكتب العلمية)

(فيض القدير، حرف الفاء، 4/432، الحديث 5859، دار المعرفة)

(اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص3، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[53] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب النكاح، باب الكفاءة، 3/93، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412ھ/1992م)

[54] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص4، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

مدارنجات: تحقیق مقام ومقال بکمالِ اجمال(خلاصۂ کلام) یہ ہے کہ مدارِ نجات (نجات کا دارومدار) تقویٰ پر ہے نہ کہ نسب پر۔ محض نسب کو مُوجبِ بزرگی سمجھنا غلط ہے لہٰذا محض تقویٰ بس ہے۔ اگر چہ شرف نسب ہو اور تکمیلِ علوم رسمیہ نہ ہو اور مجرد شاہ صاحب کہلانا کافی نہیں جب کہ تقویٰ بالکل نہ ہو تو دوزخ کی آگ بہ نسبت بُت پرستوں کے بے عمل علماء کو زیادہ جلد لپیٹ میں لے گی۔

ازالہ وہم: اس سے یہ سمجھنا کہ فضل نسب شرعاً محض باطل یا بالکل بیکار یا شرافت وسِیَادَتْ (سرداری) نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز نہ آخرت میں اصلاًنافع وباعثِ اعزاز۔ حاشا وکلا (ہرگز) ایسا نہیں بلکہ شرع مطہرہ نے متعدد احکام میں فرق نسبِ کو معتبر رکھا ہے اور سلسلہ طاہرہ ذُرّیَّتِ عاطرہ میں انسلاک وانتساب ضرور آخرت میں بھی نفع دینے والا ہے۔ کتاب نکاح میں سارا باب کفاءت (کفو) توخاص اسی اعتبار تفرقہ وامتیاز پر مبنی ہے۔ سیّدزادی اگر کسی مغل پٹھان یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرلے گی نکاح ہی نہ ہوگا جب تک بسببِ فضلِ علم دین مکافات ہو کر کفاءت نہ ہوگئی ہو یو نہی اگر غیر اَبّ وجَدّ (باپ دادا کے علاوہ) بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کر دیں وہ بھی باطل ومردودِ محض ہے۔ اسی طرح اگر مغلانی پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دُھنے سے نکاح کرلے یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے یہ سب باطل ونامنعقد ہیں۔[55]

امامتِ صغریٰ وکُبریٰ: امامت صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہ ترجیح ہے۔

تنویر الابصار میں ہے: وَالْأَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ الْأَعْلَمُ، ثُمَّ الْأَشْرَفُ نَسَبًا، ثُمَّ الْأَنْظَفُ ثَوْبًا.[56]

درمختار میں ہے: الأشرف نسبا زاد في البرهان: ثم الأحسن صوتا[57]

اورامامت کبریٰ میں توشرع مطہرہ نے اس درجہ لحاظ نسب فرمایا کہ اُسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا غیر قریشی اگرچہ عالم اجل (بڑے عالم) ہو امام وخلیفہ نہیں ہوسکتا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ.[58] **ترجمہ:** تمام خلفاء قریشی ہوں گے۔

فائدہ: یہ شرافت تو ہے ہی کہ جس کی وجہ سے نسب کا فائدہ ہوا۔ اس پر اعلحضرت قدس سرہٗ متعدد احادیث نقل فرماتے ہیں وہ آگے آرہی ہیں۔

نوٹ: یادرہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیت، تہذیب، مروّت، سخا، شجاعت، سیر چشمی، فُتُوَّتْ، حوصلہ، ہمت، صفائے قربحت وغیرہا بکثرت اخلاق حمیدہ موہوبہ ومکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں اور سب کا آدم وحوا علیہماالسلام ایک ماں باپ سے ہونا جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِنْ أَلْفِ مِثْلِهِ إِلَّا الْإِنْسَانُ.[59] (الطبرانی فی الکبیر)

---

[55] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص6، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدرآباد، مغربی پاکستان)

[56] (تنوير الأبصار وجامع البحار في الفقه على المذهب الحنفي، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص35، دار الكتب العلمية بيروت، سنة النشر: 2007م)

[57] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، 558/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412ھ/1992م)

[58] (السنن الصغير للبيهقي، كتاب قتال أهل البغي، باب الأئمة من قريش، ولا يصلح إمامان في عصر واحد، 268/3، الحديث 3137، جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي، سنة النشر: 1410ھ 1989م)

[59] (فيض القدير، حرف اللام، 336/5، الحديث 7604، دار المعرفة)

یونہی تفاوت اصناف واقوام(ذات و قوم اختلاف) کا منافی نہیں قریش کی جرأت شجاعت سماحت فُتُوَّت(ایثار) قوت شہامتِ اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرۂ آفاق رہی ہے اوران میں بالخصوص بنی ہاشم، یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست دوناءت(کمزور اور پست حیثیت) سے معروف تھے یہاں تک کہ کسی شاعر نے کہا۔

وَلَوْ قِيلَ لِلْكَلْبِ يَا بَاهِلِيٌّ*** عَوَى الْكَلْبُ مِنْ لَوْمِ هَذَا النَّسَبِ

وَمَا يَنْفَعُ الْأَصْلُ مِنْ هَاشِمٍ *** إِذَا كَانَتِ النَّفْسُ مِنْ بَاهِلَةٍ[60]

ترجمہ: اگر طبیعت قبیلہ باہلہ سے ہے تواس کی اصل بنوہاشم سے نفع نہ دے گی۔ اگر کسی کتے کو کہاجائے اے باہلی تووہ اس منحوس نسب کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے فریاد کرے گا کہ مجھے باہلی کیوں کہا گیا۔

فائدہ: باہلی قبیلہ کے لوگ گندگی خورتھے اگرچہ وہ عربی تھے لیکن عرب نے ہی ان کی اس گندی عادت کی وجہ سے انہیں شرافت سے نکال کر رذیل قوم(کم ظرف قوم) مشہور کردیا۔

اعلیٰ قوم کامرتبہ: اعلیٰ نسب کے لوگ علی الاطلاق دنیامیں نُمایاں ہوتے ہیں۔ دنیاوی ودینی دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنت ملک وسلطنت علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی دوسری قوموں کااُس میں حصہ معدوم یاکالمعدوم(نہ ہونے کے برابر) عجم میں جوشریف قومیں تھیں اورہیں خصوصاً اہل فارس۔ حدیث میں ہے: خَيْرُ العَجَمِ فَارِسٌ.[61]

توبمصداق صحیح حدیث: لَوْ كَانَ العِلْمُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ مِنْ رِجَالِ فَارِسٍ.[62]

ترجمہ: علم اگر ثریا پر(کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں سے ہے) آویزاں ہوتاتو ایک مرد فارسی وہاں سے بھی لے آتا۔

اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی ھریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ولفظ مسلم

"لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ، أَوْ قَالَ: مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ، حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ".[63]

إِمَامَ الْأَئِمَّةِ، مَالِكَ الْأَزِمَّةِ، كَاشِفَ الْغُمَّةِ، سِرَاجَ الْأُمَّةِ سیدناامام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافارسی ہوناکیامضر خصوصاً اولاد کسریٰ کہ فارس کی اعلیٰ نسل شمار ہوتی ہے جوہزارہاسال صاحب تاج وتخت رہی اوراُن کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں جیسے قریش کہ

---

60) (سير أعلام النبلاء، الطبقة الثانية، قتيبة بن مسلم، 410/4، مؤسسة الرسالة، سنة النشر: 1422هـ/ 2001م)

61) (رد المحتار على الدر المختار، مقدمة، 53/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1412هـ/1992م)

62) المصنف میں کان الدین اور ابناء فارس کے الفاظ ہیں۔

(المصنف، كتاب الفضائل، ما جاء في العجم، 563/7، الحديث 4778، دار الفكر، سنة النشر: 1414هـ/1994م)

(مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 422/2، الحديث 9177، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

(صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، سورة الجمعة، باب قوله وآخرين منهم لما يلحقوا بهم، 1858/4، الحديث 4615 دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

63) (صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، 1972/4، الحديث 2526، دار إحياء الكتب العربية)

(مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 422/2، الحديث 9177، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

زمانہ جاہلیت میں بُت پرست تھے اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے انہیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں رحمۃ اللہ علیہ۔ یونہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں بلکہ تیسیر (تیسر مصطلح الحدیث) میں زیرِ حدیث لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ (أَبْنَاءِ) فَارِسٍ.[64] ہے:

وَقِيلَ أَرَادَ بِفَارِسَ هُنَا، أَهْلَ خُرَاسَانَ.[65]

اور نسبتِ بلاد مثل خراسان وبلخ ومرو وتستر کا ذکر خارج از بحث ہے۔ شرافتِ ناءت (معمولی شرافت) کسی شہر کی سکونت پر نہیں نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اُس کے جواز سے زائد پر دلیل نہ نادر پر حکم فرق ہے۔ اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا امام ہو گیا تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے بکریاں چَرائیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گڈریانبی ہو گیا اور سوبات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدرِ کلام (آغاز گفتگو) میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے نہ فرداً فرداً اور حکم کے لئے غالب بلکہ اَغلَب کافی اور شک نہیں کہ یوں اخلاقِ فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے اوراحادیث کثیرہ اس پر ناطق متعدد احادیث گواہ۔[66] جنہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دوام العیش[67] اور اراۃ الادب[68] میں جمع فرمائی ہیں۔

فضائلِ قوم قریش: جن ذہنوں میں یہ سمایا ہوا ہے کہ آخرت میں حسب ونسب کا کوئی فائدہ نہیں وہ وہابی ذہن ہیں ورنہ احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حسب ونسب آخرت میں فائدہ دے گا وہابی اپنے مطلب کی حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھ دیتے ہیں جو کہ مؤول (اصطلاح حدیث) ہے فقیر درجنوں احادیث اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے فیض سے درج کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ

مانا کہ اخلاقِ فاضلہ باعثِ اعمالِ صالحہ ہیں اور وہ باعثِ نفعِ آخرت ہیں اور خصوصی اعمال کے اجر وثواب میں بیشمار روایات موجود ہیں لیکن نسبِ رسول اللہ ﷺ کے نفع رسانی کی روایات میں بھی کوئی کمی نہیں۔ چند روایات حاضر ہیں۔

ا) حضور نبی پاک شہِ لولاک ﷺ نے فرمایا:

قُرَيْشٌ عَلَىٰ مُقَدِّمَةِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَوْ لَا أَنْ تَبْطِرَ قُرَيْشٌ، لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لِمُحْسِنِهَا مِنَ الثَّوَابِ عِنْدَ اللَّهِ.[69]

(رواہ ابن عدی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: عنداللہ قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہونگے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں اُنھیں بتادیتا کہ اُن کے نیک کے لیے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔

---

64) ("ال"تيسير بشرح الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير، 309/2، دار الطباعة العامرة، سنة النشر: 1869م)

65) ("ال"تيسير بشرح الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير، 309/2، دار الطباعة العامرة، سنة النشر: 1869م)

66) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص28، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

67) (دوام العیش فی الأئمۃ من قریش)

68) (اراۃ الادب لفاضل النسب)

69) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص34، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

۲)فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم: إِنَّ لِوَاءَ الحَمْدِ يَوْمَ القِيَامَةِ بِيَدِي، وإِنَّ أَقْرَبَ الخَلْقِ مِنْ لِوَائِي يَوْمَئِذٍ العَرَبُ.[70]

(رواہ الامام الترمذی الحکیم والطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ: بیشک روزِ قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور بیشک اُس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہونگے۔

۳)رسولِ اکرم شفیع معظم ﷺ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ إِلَيَّ، قُرَيْشٌ إِلَى قُرَيْشٍ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ مِنْ مَغَائِرِ الْعَرَبِ، ثُمَّ الْأَعَاجِمُ، وَمَنْ أَشْفَعُ لَهُ أَوَّلًا أَفْضَلُ.[71] (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ: روزِ قیامت میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک ہیں قریش تک پھر انصار پھر وہ اہلِ یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہلِ عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں گا وہ افضل ہے۔

۴)نبی پاک شہِ لولاک ﷺ فرماتے ہیں کہ لَوْ أَنِّي أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ، مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ يَا بَنِي هَاشِمٍ.[72]

(رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: میں دروازۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم پہلے تمہیں سے شروع کروں۔

۵)فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم: أَتَرَوْنَ أَنِّي إِذَا تَعَلَّقْتُ بِحَلَقِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ أُوثِرُ عَلَى بَنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَحَدًا؟[73]

(رواہ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

ترجمہ: کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لونگا اُس وقت اولاد عبد المطلب پر کسی اور کو ترجیح نہ دونگا؟

۶)فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي.[74] (رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والحاکم)

ترجمہ: ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ (باقی رہے گا)۔

۷)عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، وَالطَّبَرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، وَهُوَ عِنْدَ أَحْمَدَ وَالْحَاكِمِ وَالْبَيْهَقِيِّ عَنِ الْمِسْوَرِ فِي حَدِيثٍ أَوَّلُهُ: "فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي..." إلخ.[75]

۸)فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ القِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي.[76]

ترجمہ: ٹوپی اور پائنچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے (باقی رہیں گے)۔

---

70) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص34، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

71) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص35، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

72) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص35، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

73) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص36، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

74) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص36، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

75) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص36، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

76) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص37، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا.

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

۹) مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ قَرَابَتِي لَا تَنْفَعُ؟ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي، فَإِنَّهَا مَوْصُولَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.[77]

(رواہ البزار)

ترجمہ: کیا حال ہے اُن لوگوں کا؟ کہ زعم (گمان) کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے۔

۱۰) حضور اقدس ﷺ نے بر سرِ منبر فرمایا:

مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُونَ إِنَّ رَحِمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْفَعُ قَوْمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَاللّٰهِ إِنَّ رَحِمِي مَوْصُولَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.[78]

(رواہ الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: کیا خیال ہے اُن شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قرابت روزِ قیامت اُن کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی قسم میری قرابت دُنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔

۱۱) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ: الشَّهِيدُ يَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ.[79] (رواہ ابوداؤد ابن حبان فی صحیحہ ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: شہید کی شفاعت اُس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

۱۲) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ: الشَّهِيدُ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيَتَزَوَّجُ حُورَانِ، وَيَشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ.[80]

(رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اُس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اُس کی خدمت کو آجاتی ہیں اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اُسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۳) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ: إِنَّ الشَّهِيدَ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعُ خِصَالٍ (إِلَى أَنْ قَالَ) وَيَشْفَعُ سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ.[81]

(رواہ احمد بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عبادۃ بن الصامت والترمذی وصححہ وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

ترجمہ: بیشک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں سات کرامتیں ہیں ہفتم یہ کہ اُس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں اُسے شفیع بنایا جائے گا۔

۱۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ:

---

77) اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص37، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

78) اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص38، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

79) اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص41، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

80) اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص41، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

81) اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص41، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ صُفُوفًا. فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ. فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتُ فَسَقَيْتَنِي شَرْبَةً؟ فَيَشْفَعُ لَهُ. وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتَنِي طَهُورًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ. فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةِ كَذَا فَذَهَبْتُ لَكَ؟ فَيَشْفَعُ لَهُ.[82] (رواہ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: لوگ روزِ قیامت پرے باندھے ہونگے ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اُس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا اتنی بات پر وہ جنتی اُس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزریگا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا ایک کہے گا آپ کو یاد نہیں ایک دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کرے گا۔

۱۵) روایت میں ہے کہ کوئی جنتی جھانک کر دوزخ کو دیکھے گا ایک دوزخی اُس سے کہے گا آپ مجھے نہیں پہچانتے وہ کہے گا **واللّٰہ** (اللہ کی قسم) میں تو تجھے نہیں پہچانتا افسوس تجھ پر تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف ہو کر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا اور میں نے پلا دیا تھا اس کے صلہ میں اپنے رب کے حضور میری شفاعت کیجئے۔ وہ جنتی اللہ عزوجل کے زائروں میں اُس کے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کرے گا کہے گا:

يَا رَبِّ فَشَفِّعْنِي فِيهِ.[83] **ترجمہ:** اے رب میرے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔

فَيُشَفِّعُهُ اللّٰهُ فِيهِ.[84] (رواہ ابو یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) **ترجمہ:** مولیٰ عزوجل اُس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی اُن کو پانی پلا دیا وضو کو پانی دیدیا عمر میں اُس کا کوئی کام کر دیا آخرت میں ایسا نفع دیگا تو خود اُن کا جُزو ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیے بلکہ دنیا و آخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ۔ (پارہ ۱۶، سورۃ الکھف، اٰیت ۸۲)

ترجمہ: رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اُس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا اور اُن کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی اور ہاتھ لگا کر اُسے قائم کر دیا اور وہاں والوں نے ان کو اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کر دیا تھا اور اُن کو کھانے کی حاجت، اُس پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اُس پر اجرت لیتے۔ خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے اُس کا جواب دیا کہ یہ دیوار دو یتیموں کی ہے جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ ہے دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا لوگ اِسے لوٹ

---

[82] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی. نفع آخرت. ص42. مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ. مدرسہ احسن البرکات. حیدر آباد. مغربی پاکستان)

[83] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی. نفع آخرت. ص43. مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ. مدرسہ احسن البرکات. حیدر آباد. مغربی پاکستان)

[84] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی. نفع آخرت. ص43. مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ. مدرسہ احسن البرکات. حیدر آباد. مغربی پاکستان)

لیتے۔ آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم اور خزانہ محفوظ رہے کہ وہ جوان ہو کر نکالیں۔ اُن کے صالح باپ کے صدقہ میں اُن پر رحمت ہوئی۔ علماء فرماتے ہیں وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں (پشت کا) باپ تھا۔[85]

۱۶) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حُفِظَا لِصَلَاحِ أَبِيهِمَا، وَمَا ذُكِرَ عَنْهُمَا صَلَاحًا۔[86] (رواہ ابن ابی حاتم ومردویہ فی تفاسیر ہما)

ترجمہ: اُن کے باپ کی صلاح (نیکی) کا لحاظ فرمایا گیا اُن کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ اُن کے لئے یہ خزانہ لازوال محفوظ رکھا گیا تھا سونے کی تختی پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ لکھا اور کچھ نصائح و مواعظ۔[87]

فائدہ: اس سے جہاں اولیاء کرام کی اولاد کی برکت بوجہ نسبت بہ اولیاء کا ثبوت ملا اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی شان کا چرچا دورِ سابق میں کتنا بلند تھا۔

۱۷) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ:

إِنَّ اللّٰهَ يُصْلِحُ بِصَلَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَيَحْفَظُهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَالدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ، فَمَا يَزَالُونَ فِي سِتْرٍ مِنَ اللّٰهِ وَعَافِيَةٍ۔[88] (رواہ ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح (نیکی) سے اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی صلاح فرمادیتا ہے اور اُس کی نسل اور اُس کے ہمسایوں میں اُس کی رعایت فرماتا ہے کہ اللہ کی طرف سے پردہ پوشی و امان میں رہتے ہیں۔

۱۸) کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ يَخْلُفُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ فِي وَلَدِهِ ثَمَانِينَ عَامًا۔[89] (رواہ احمد فی الزہد)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسّی (۸۰) برس تک اُس کی رعایت کرتا ہے۔

۱۹) سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام نے فرمایا: طُوبَى لِذُرِّيَّةِ الْمُؤْمِنِ، ثُمَّ طُوبَى لَهُمْ، كَيْفَ يُحْفَظُونَ مِنْ بَعْدِهِ[90]

ترجمہ: مومن کی ذُرّیت کے لئے خوبی و خوشی ہے پھر خوبی و خوشی ہے کیسی اُس کے بعد اُن کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی: فَكَانَ أَبُوهُمَا صٰلِحًا۔[91] (اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد فی الزہد) **ترجمہ:** اُن کا باپ نیک آدمی تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[85] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص44، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[86] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص45، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[87] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص45، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[88] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص45، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[89] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص46، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[90] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص46، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[91] (اراءۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص46، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ط۔ (پارہ ۲۷، سورۃ الطور، آیت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

۲۰) فرماتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ ذُرِّيَّةَ الْمُؤْمِنِ إِلَيْهِ فِي دَرَجَتِهِ وَإِنْ كَانُوا دُونَهُ فِي الْعَمَلِ لِتَقَرَّ بِهِمْ عَيْنُهُ.[92]

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو اُس کے درجہ میں اُس کے پاس اُٹھالے گا اگرچہ وہ عمل میں اُس سے کم ہو تاکہ اُن سے اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

پھر یہی آیہ کریمہ من شيء تک تلاوت کی اور اُس کی تفسیر میں فرمایا:

مَا أَنْقَصْنَا الاٰبَاءَ بِمَا أَعْطَيْنَا الْبَنِينَ۔[93] (رواہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اُس کے سبب والدوں کا کچھ اجر کم نہ فرمالیا۔

۲۱) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم:

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ سُئِلَ عَنْ أَبَوَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَوَلَدِهِ، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَبْلُغُوا دَرَجَتَكَ وَعَمَلَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، قَدْ عَمِلْتُ لِي وَلَهُمْ، فَيُؤْمَرُ بِإِلْحَاقِهِمْ بِهِ۔[94]

ترجمہ: جب آدمی جنت میں جائے گا اپنے ماں باپ اور بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میں نے اپنے اور اُن کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے، اس پر حکم ہوگا کہ وہ اُس سے ملادئے جائیں۔

اس کی تصدیق میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت مذکورہ کی تلاوت کی۔[95] (رواہ عنہ الطبرانی وابن مردویہ)

۲۲) عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر فرماتے ہیں:

هُمْ ذُرِّيَّةُ الْمُؤْمِنِ يَمُوتُونَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ كَانَتْ مَنَازِلُ آبَائِهِمْ أَرْفَعَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ لَحِقُوا بِآبَائِهِمْ، وَلَمْ يُنْقَصُوا مِنْ أَعْمَالِهِمُ الَّتِي عَمِلُوا شَيْئًا۔[96] (رواہ عنہ ابن ابی حاتم)

ترجمہ: یہ ذریت مؤمن کا حال ہے جو اسلام پر مریں اگر اُن کے باپ دادا کے درجے اُن کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملادئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

---

[92] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص47، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[93] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص47، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[94] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص48، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[95] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص48، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[96] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص48، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

جب عام صالحین کی صلاح (نیکی) اُن کی نسل واولاد کو دین و دُنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق و عثمان و علی جعفر و عباس و انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاحِ عظیم کا کیا کہنا جن کی اولاد میں شیخ صدیقی و فاروقی و عثمانی و علوی و جعفری و عباسی و انصاری ہیں یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دُنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ خود حضور پُرنور سید المرسلین ﷺ کے بیٹے ہیں کہ اُن کی شان تو ارفع و اعلیٰ و بلند و بالا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۝ (پارہ ۲۲۔ سورۃ الاحزاب۔ اٰیت ۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کر دے۔

۲۳) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَحَرَّمَهَا اللَّهُ وَذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.[97]

(رواہ تمام فی فوائدہ والبزار و ابو یعلیٰ والطبرانی والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: بیشک فاطمہ نے اپنی حُرمتِ نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی نسل کو آگ پر حرام فرما دیا۔

۲۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ:

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَدْخُلَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي النَّارَ فَأَعْطَانِيهَا.[98] (رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

۲۵) حضور علیہ السلام نے دعاء کی: اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عِتْرَةُ رَسُولِكَ، فَهَبْ مُسِيئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ، وَهَبْهُمْ لِي.[99]

ترجمہ: وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو اُن کے بدکار اُن کے نیکوکاروں کو دیدے اور ان سب کو مجھے ہبہ کر دے۔ پھر فرمایا: فضل مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی **ما فعل** کیا کیا فرمایا آپ نے فرمایا: فَعَلَهُ رَبُّكُمْ بِكُمْ وَيَفْعَلُهُ بِمَنْ بَعْدَكُمْ.[100] (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: یہ تمہارے ساتھ کیا اور جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ ایسا کرے گا۔

سوالات وجوابات

مخالفین اپنے موقف کے لئے چند آیات واحادیث پیش کرتے ہیں ان کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

سوال: حدیث مسلم شریف میں ہے کہ نسب سے کسی قسم کا فائدہ نہیں حدیث شریف یہ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: "مَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ."

جواب ۱: نفی نفع مطلق ہے نہ نفی مطلق۔[101]

---

[97] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص49، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[98] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص50، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[99] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص53، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[100] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، نفع آخرت، ص53، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[101] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص53، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

جواب ۲: اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّیَّتَهُمۡ ۔ (پارہ ۲۷، سورۃ الطور، اٰیت ۲۱) [ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔] کے صریح مُعارِض (مخالف) ہے۔

سوال: آیۂ کریمہ: فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ۝ (پارہ ۱۸، سورۃ المؤمنون، اٰیت ۱۰۱)

ترجمہ: توجب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

جواب: یہ ایک وقتِ مخصوص کے لئے ہے چنانچہ: وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ کو آیۃ سے ملاکے فرمایا: وَ اَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ۝ [102] (پارہ ۲۷۔ سورۃ الطور۔ اٰیت ۲۵) **ترجمہ**: اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے۔

رَوَى سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي سُنَنِهِ، وَابْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، وَالْمُنْذِرُ، وَأَبِي حَاتِمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: "إِنَّهَا مَوَاقِفُ، فَأَمَّا الْمَوْقِفُ الَّذِي لَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ، فَعِنْدَ الصَّعْقَةِ الْأُولَى، لَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِيهَا إِذَا صُعِقُوا، فَإِذَا كَانَتِ النَّفْخَةُ، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَتَسَاءَلُونَ۔" [103]

(۳) جب کہ احادیث متواترہ سے فضل نسب و فرقِ احکام و نفعِ آخرت بلاشبہ ثابت ہے۔

سوال: حدیث میں ہے: الأفضلُ لَا لعربِيّ على عجميٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ على أَسْوَدَ.

ترجمہ: عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی گورے کو کالے پر۔

دوسری حدیث میں ہے: أُنْظُرْ فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ، إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِالتَّقْوٰى.

ترجمہ: دیکھ تو فی نفسہٖ بہتر نہیں گورا کالا ایک ہیں ہاں تقویٰ سے فضیلت پاؤ گے۔

یونہی آیت کریمہ اس کی تائید میں ہے: اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰکُمۡ ۔ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، اٰیت ۳۱)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

جواب ۱: احادیث میں سلب فضل کلّی ہے نہ سلب کلّی فضل۔ [104]

سوال: حدیث میں ہے: لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا **ترجمہ**: میں اللہ تعالیٰ سے نہ بچاؤں گا۔

جواب: نفی اغنائے ذاتی ہے [105] نہ کہ معاذ اللہ سلبِ اغنائے عطائی [106] چنانچہ اغنائے عطائی کا ثبوت احادیثِ متواترہ میں ہے کچھ پہلے گذر چکی ہیں کچھ یہاں عرض کی جاتی ہیں۔

یہاں بعض نفع پہنچانے کی نفی ہے، ہر ہر اعتبار سے نفی نہیں ہے۔(س رضا)

[102] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص54، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[103] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص54، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[104] (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص54، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

سلب فضل کلی کا مطلب ہے بعض چیزوں پر عربی عجمی پر فضیلت نہیں رکھتا، نا کہ یہ معنی کہ عربی عجمی پر کسی اعتبار سے فضیلت نہیں رکھتا۔(س رضا)

[105] (بغیر اللہ تعالیٰ کے اذن کے، خود سے بچانے کی نفی ہے۔(س رضا)

[106] (اللہ تعالیٰ کے اذن کے بعد، بچانے کی نفی نہیں ہے۔(س رضا)

۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ غَيْرُ مُعَذِّبِكَ وَلا وَلَدَكِ.[107]

(رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب دے گا اور نہ تیری اولاد کو۔

۲) حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا سُمِّيتُ فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَطَمَهَا وَذُرِّيَّتَهَا عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[108] (رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما)

ترجمہ: سیدہ فاطمہ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اللہ نے اسے اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمالیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیۃ: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىO (پارہ ۳۰، سورۃ الضحی، اٰیت ۵) (ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مَنْ رَضِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ.[109] (رواہ ابن جریر)

یعنی اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ سے وعدہ فرماتا ہے کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور حضور اقدس ﷺ کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

۴) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ وَلِيَ بِالْبَلَاغِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.[110] (رواہ الحاکم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ)

ترجمہ: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔

۵) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ: يَا عَلِيُّ إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَذُرَّارِينَا خَلْفَ ظُهُورِنَا.[111]

(رواہ ابن عساکر عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

ترجمہ: اے علی سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے میں ہوں اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہو نگی۔

۶) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ: أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَى حَوْضِي أَهْلُ بَيْتِي وَمَنْ أَحَبَّنِي مِنْ أُمَّتِي.[112] (رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

---

107) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص50، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

108) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص51، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

109) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص51، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

110) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص52، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

111) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص52، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

112) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص52، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

فائدہ: احادیث متواترہ صحیحہ کے بعد کسی دوسری دلیل کی ضرورت نہیں رہتی لیکن الحمدللہ اس مسئلہ میں اجماعِ امت ہے۔

وہابی دیوبندی: یہ فرقہ ہمیشہ اپنی ہانکتا ہے چنانچہ ان کا امام اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

"پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سُنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اُسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میر امال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی تدبیر کرے۔"[113] (تقویۃ الایمان)

تردیدِ شدید: مذکورہ عبارت گول مول ہے اور وہ بھی اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی۔ حالانکہ مذکورہ عقیدہ کی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تردید فرمائی بلکہ وعیدِ شدید سنائی۔ اس گول مول عبارت کا اصل قصہ یہ ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں اِس پر اُن سے کہا گیا: إِنَّ مُحَمَّدًا لَا يُغْنِي عَنكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا. **ترجمہ:** محمد ﷺ تمہیں نہ بچائینگے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ شَفَاعَتِي لَا تَنَالُ أَهْلَ بَيْتِي؟ إِنَّ شَفَاعَتِي لَتَنَالُ حَاءً وَحُكْمًا.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

ترجمہ: کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو زعم (گمان) کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بیشک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء و حَکَمْ کو بھی شامل ہے۔[114]

دوسرا واقعہ اور تردید از نبی پاک ﷺ: حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک پسر (بیٹے) کی وفات پر بہ آواز روئیں اُن سے وہی کہا گیا: إِنَّ قَرَابَتَكَ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سوال: حدیث: لَا غِنَىٰ عَنكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. **ترجمہ:** میں اللہ تعالیٰ سے نہ بچاؤں گا۔

جواب: لَا تُغْنِي عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. [ترجمہ: محمد ﷺ کی قرابت اللہ کے یہاں تمہیں کچھ کام نہ دیگی] اُس پر حضور انور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر بر سرِ منبر اُس کا وہ ردِّ جلیل ارشاد فرمایا کہ کیا ہوا اُنھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے ہر رشتہ وعلاقہ قیامت میں قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا و آخرت میں پیوستہ (ملاہوا) ہے۔ (رواہ البزار)

امام ابن حجر مکی صواعق میں فرماتے ہیں:

---

[113]) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص55، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

[114]) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص56، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

قَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِي وَغَيْرُهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ إِنَّهُ ﷺ لَا يَمْلِكُ لِأَحَدٍ شَيْئًا لَا نَفْعًا وَلَا ضَرًّا لَكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمَلِّكُهُ نَفْعَ أَقَارِبِهِ بَلْ وَجَمِيعِ أُمَّتِهِ بِالشَّفَاعَةِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ فَهُوَ لَا يَمْلِكُ إِلَّا يُمَلِّكُهُ لَهُ مَوْلَاهُ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابُلُّهَا بِبَلَالِهَا وَكَذَا مَعْنَى قَوْلِي ﷺ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا أَيْ بِمُجَرَّدِ نَفْسِي مِنْ غَيْرِ مَا يُكَرِّمُنِي بِهِ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ نَحْوِ شَفَاعَةٍ أَوْ مَغْفِرَةٍ وَخَاطَبَهُمْ بِذَٰلِكَ رِعَايَةً لِمَقَامِ التَّخْوِيفِ وَالْحَثِّ عَلَى الْعَمَلِ وَالْحِرْصِ عَلَى أَنْ يَكُونُوا أَوَّلَ النَّاسِ حَظًّا فِي تَقْوَى اللّٰهِ تَعَالَى وَخَشْيَتِهِ ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَى حَقِّ رَحِمِهِ إِشَارَةً إِلَى أَوْ قَالَ نَوْعُ طُمَأْنِينَةٍ عَلَيْهِمْ وَقِيلَ هَذَا قَبْلَ عِلْمِهِ ﷺ بِأَنَّ الِانْتِسَابَ إِلَيْهِ تَنْفَعُ وَبِأَنَّهُ لَيَشْفَعُ فِي إِدْخَالِ قَوْمٍ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَرَفْعِ دَرَجَاتِ آخَرِينَ وَإِخْرَاجِ قَوْمٍ مِنَ النَّارِ. [115]

ترجمہ: طبری و دیگر علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ذاتی طور پر کسی کو نفع و ضرر نہیں دے سکتے ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ اپنے اقارب بلکہ جمیعِ امت کو شفاعت سے نفع دینگے عام ہوں یا خاص، بہر حال آپ اپنے رب تعالیٰ کے مالک بنا دینے پر نفع و نقصان دے سکتے ہیں جیسا کہ آپ کے ارشاد گرامی میں اشارہ ہے کہ تمہاری میرے ساتھ رشتہ داری ہے اسی سے میں تمہاری مدد کروں گا اور لا اغنی منکم من اللّٰہ کا یہی معنی ہے کہ ذاتی طور اور بغیر اس کے مجھے اللہ تعالیٰ عطاء کرے میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا مثلاً اللہ تعالیٰ کی عطا سے شفاعت کروں گا مجرموں کو بخشواؤں گا اور یہ بھی اس وقت فرمایا جب اللہ کا خوف دِلا رہے تھے اور انہیں عملِ صالح کی رغبت دے رہے تھے اور آپ کو حرص تھی کہ آپ کی قوم دوسروں کے تقویٰ اور خوفِ خداوندی میں سب سے بڑھ کر ہو۔ پھر آپ نے رشتہ داری کے حقوق بتائے تاکہ انہیں تسلی ہو۔ بعض نے کہا کہ یہ آپ ﷺ نے اس علم سے پہلے یہ وعظ فرمایا جب بعد کو علم ہوا کہ نسب سے نفع ہو گا اور آپ بلاحساب بعض کو جنت دلوائینگے اور بعض کے درجات بلند کرینگے اور بعض کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے

پھر علامہ ابن حجر اُسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کر کے فرماتے ہیں:

وَلَا يُنَافِي فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ مَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَجَمَعَ قَوْمَهُ ثُمَّ عَمَّ وَخَصَّ بِقَوْلِهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا حَتَّىٰ قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ. أَمَّا لِأَنَّ هَذِهِ الرِّوَايَةَ مَحْمُولَةٌ عَلَىٰ مَنْ مَاتَ كَافِرًا وَإِنَّهَا خَرَجَتْ مَخْرَجَ التَّغْلِيبِ وَالتَّنْفِيرِ وَإِنَّهَا قَبْلَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ يَشْفَعُ عُمُومًا وَخُصُوصًا. [116]

یعنی اور یہ اس کے منافی نہیں جو صحیحین میں ہے جب آیت: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ (پارہ ۱۹۔ سورۃ الشعراء۔ آیت ۲۱۴) (ترجمہ: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔) نازل ہوئی تو آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کر کے پہلے عمومی طور پر ڈر سنایا پھر نام لے کر کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچاؤں گا یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکوں گا۔

مذکورہ بالا تاویل کے علاوہ دوسری تاویل یہ ہو کہ اس کے عام مخاطب کافر ہو یا یہ کہ تغلیظاً و تنفیر اً فرمایا یعنی نام لے کر ڈر سنایا تاکہ برائیوں سے نفرت ہو یا یہ کہ وعظ و تقریر اس وقت تھی جب آپ کو یہ علم عطا نہ ہوا کہ آپ ﷺ کو بعد میں بتایا گیا کہ آپ عوام و خواص کی شفاعت فرمائینگے۔

---

115) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص 57، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

116) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص 57، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

علامہ مناوی **تیسیر** میں زیر حدیث **کل سبب و نسب** فرماتے ہیں:

لَا يُعَارِضُهُ قَوْلُهُ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتِهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا لِأَنَّ مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ لَهُمْ نَفْعًا لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمْلِكُ نَفْعَهُمْ بِالشَّفَاعَةِ فَهُوَ لَا يَمْلِكُ إِلَّا مَا مَلَّكَهُ رَبُّهُ.[117]

اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اور یہی حضرت شیخ محقق قدس سرہ **اشعۃ اللمعات** میں فرماتے ہیں۔

این غایت رو انذار مبالغہ درآنست والا فضل بعضے ازیں مذکورین و درآمدن ایشاں بہشت را و شفاعت آں سرورعالم ﷺمرعصاۃ امت راچہ جائے اقربائے خویشاں دے باحادیث صحیحہ ثابت شدہ است وباوجود آں خوف لاابالی باقیست و ایں مقام تقاضائے ایں حال کرد و تواند کہ احادیث فضل وشفاعت بعد ازاں درو دیافتہ باشند وبالجملہ مامورشد ازجانب پروردگارتعالیٰ باندازپس امتثال کرد ایں امررا[118]

بالجملہ تفاضل اَنْسَاب بھی یقینا اور شرعاً اُس کا اعتبار بھی ثابت اور اَنْسَابِ کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی یقینا ثابت اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر وضائع وبرباد جاننا سخت مردود وباطل ہے خصوصًا اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم بلکہ سادات کرام کو بھی شامل ہے۔غلط اور سراسر باطل اور گمراہی ہے۔بلکہ ایسے قائل پر حضور نبی پاک ﷺ غیظ وغضب ظاہر فرماتے۔چند روایات حاضر ہیں۔

گستاخ حرامزادہ:

۱) نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَعْرِفْ عِتْرَتِي وَالْأَنْصَارَ وَالْعَرَبَ فَهُوَ لَا حِدِّي ثُلُثِ إِمَامٍ نَافِقٍ وَأَمَّا الزِّنَاهُ وَأَمَّا أَمْرُؤٌ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ بِغَيْرِ طُهْرٍ.[119]

(رواہ الباوردی وابن عدی والبیہقی فی الشعب)

ترجمہ: بغیر طہر جو میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

اس کی مزید وضاحت فقیر کے رسالہ "گستاخ ولد الحرام" میں پڑھئے۔

۲) نبی پاک شہ لولاک ﷺ فرماتے ہیں:

سِتَّةٌ لَعَنَهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُسْتَجَابٌ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ فَيَعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي.[120]

(رواہ الترمذی والحاکم عن ام المومنین والحاکم عن علی ورواہ الطبرانی)

---

117) اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص58، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

118) اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص58، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

119) اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص59، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

120) اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص59، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

ترجمہ: چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ اُنھیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے۔ کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی) کچھ آیتیں سورتیں پارے جدا بتاتے ہیں اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا، اسے ذلیل کرے اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا اور میری عزت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَغْوِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: "أَوَّلُهُ سَبْعَةٌ لَعَنْتُهُمْ، وَزَادَ الْمُسْتَأْثِرُ بِالْفَيْءِ، وَسَنَدُهُ حَسَنٌ". [121]

۳) نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَارِكَ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَأَنْ يُمَتِّعَهُ اللّٰهُ بِمَا قَالَهُ قَلِيلًا فَلْيَخْلُفْنِي فِي أَهْلِهِ خِلَافَةً حَسَنَةً وَمَنْ لَمْ يُخْلِفْنِي فِيهِمْ تَبَكَّ عُمُرُهُ وَوَرَدَ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ. [122] (رواہ ابو الشیخ فی تفسیرہ و ابو نعیم عن عبداللہ بن بدر الخطمی عن ابیہ)

ترجمہ: جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد اہل بیت سے اچھا سلوک کرے جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔

۴) حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَ حُرُمَاتٍ فَمَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللّٰهُ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ وَمَن لَمْ يَحْفَظْهُنَّ لَمْ يَحْفَظْ اللّٰهُ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ حُرْمَةَ الإِسْلَامِ وَحُرْمَتِي وَحُرْمَةَ رَحْمَتِي. [123] (رواہ ابو الشیخ بن حبان والطبرانی)

ترجمہ: بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کی دین و دنیا میں حفاظت فرمائے، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔

نسب پر فخر جائز نہیں: اعلیٰحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔ نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔ دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔ انہیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔ نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی دینا جائز نہیں۔ اِس کے سبب کسی مسلمان کا دل دُکھانا جائز نہیں۔ احادیث جو اس باب میں آئیں اُنہیں معنی کی طرف ناظر ہیں۔ [124] (اراۃ الادب)

انتباہ: ہمارے دور میں اعلیٰ نسب مثلاً: سادات یا کسی مشہور ولی اللہ کی اولاد اس مرض میں بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے اکثر افراد نفس کی شرارت سے زیادہ گھمنڈ غرور و تکبر کا شکار ہیں اور وہ فسق و فُجور کچھ نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بخشے ہوئے ہیں وہ ایسے محسوس ہوتے ہیں کہ گویا اُنہیں جیتے جی جنت کا ٹکٹ مل گیا ہے۔ حالانکہ یہ دھوکا اور فریب نفس بلکہ اِن حضرات کو سب سے زیادہ نیکی کرنی لازم ہے۔

---

121) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص59، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

122) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص60، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

123) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص61، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

124) (اراۃ الادب لفاضل النسب از امام احمد رضا خان فاضل بریلوی، ص61، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، مدرسہ احسن البرکات، حیدر آباد، مغربی پاکستان)

ایک اور دھوکہ: ہمارے دور میں یہ بیماری عام ہے کہ خود کو اعلیٰ قوم بتانا بالخصوص سیّد کہلوانا حالانکہ وہ کم درجہ کی قومیت سے متعلق ہے بالخصوص خود کو سیّد یعنی آلِ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ظاہر کرنا عام ہے۔ حالانکہ اس بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں چند روایات ملاحظہ ہوں۔

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ[125]

ترجمہ: جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اُس پر جنت حرام ہو گی۔

۲) حضور نبی پاک شہِ لولاک حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:

وَمَنِ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.[126]

ترجمہ: جو دوسرے کو اپنا باپ بتائے اِس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ روزِ قیامت نہ اُس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ: ہمارے دور میں یہ طریقہ عام ہوتا جارہا ہے کہ پیشہ ور مثلاً موچی، جولاہہ وغیرہ چھوڑ کر جب دنیاوی اُمور میں ترقی کی یا ملازمت کی تو اچھا عہدہ ملا تو اعلیٰ قوم میں شامل ہو کر خود کو انہیں سے منسوب کرتے ہیں مجھے تو حیرانی ہے اُن مولویوں اور پیروں پر کہ پہلے شاہ جی بنتے ہیں یا قوم کے قریشی ہیں تو چند سالوں بلکہ مہینوں کے بعد حضرت سیّد صاحب بن جاتے ہیں۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) فَالْمُشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ.

حلال کمائی: ہمارے دور میں کمائی کے بغیر رزق، روزی مل جانے کا سبب پیر بننا اور مولوی بننا ہے اگرچہ دوسرے شعبوں میں اور اکثر عوام کا بھی یہی حال ہے اگرچہ اللہ اپنے فضل سے ایسے لوگوں کو بھی روزی دیتا ہے بلکہ اوروں سے اُنھیں زیادہ دیتا ہے۔ لیکن صرف پیری مریدی اور مولویت کہ کسی مسجد کی امامت یا وعظ، تقریر یونہی نعت خوانی کو دھندا بنالینا کچھ اچھا کام نہیں۔ پیری مریدی اور مولویت اور نعت خوانی مقدس شعبے ہیں انہیں صرف روزی کا دھندا بنانا ان مقدس شعبوں کی توہین ہے۔ اسلاف میں یہی شعبے ہی زیادہ برگزیدہ سمجھے جاتے تھے لیکن وہ روزی کسبِ حلال سے حاصل کرتے۔

حکایت: ایک مولوی صاحب دہلی شہر میں شیرینی والے مشہور تھے۔ وہ امامت و کتابت تو کرتے مُفت لیکن روزی کماتے، صحیح مٹھائی تیار کر کے اور اِس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ کرتے اِسی لئے اُن کی مٹھائی چسپلی رسیلی تھی۔

آج کے ملاوٹ کے دور میں کوئی پیشہ بھی کیا جائے تو آخرت کا اجر و ثواب ڈھیروں کے ڈھیر نصیب ہو گا اور رزق میں کمی نہیں آئے گی۔ (ان شاء اللّٰہ)

حلال روزی کی کمائی کے لئے کوئی پیشہ و طریقہ اختیار کیا جائے یہ سنّت انبیاء علیہم السلام ہے۔

فہرست پیشہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام:

آدم	شیث	ادریس	ابراهیم	نوح	لوط	داؤد	سلیمان	موسیٰ	عیسیٰ

[125] (صحيح البخاري، كتاب الفرائض، باب من ادعى إلى غير أبيه، 2485/6، الحديث 6385، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/ 1993م)

(صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، 80/1، الحديث 63، دار إحياء الكتب العربية)

[126] (صحيح مسلم، كتاب العتق، باب تحريم تولي العتيق غير مواليه، 1147/2، الحديث 1379، دار إحياء الكتب العربية)

کاشتکاری بافندگی	بافندگی	خیاطی	کاشتکاری ومعماری	نجاری	کاشتکاری چرم دوزے	آہن گری	زنبیل سازی	شبانی	رنگریزی

آدم علیہ السّلام کے پیشے کے متعلق چند حوالے ملاحظہ ہوں:

۱)حاکم نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: کان آدم حراثاً۔ [127] **ترجمہ:** آدم علیہ السّلام کھیتی کرتے تھے۔

فائدہ: اس روایت سے سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق کھیتی باڑی کرنا ثابت ہوا۔اس اعتبار سے تو کھیتی باڑی کرنے والے خوش نصیب ہیں کہ اپنے باپ کی وراثت سنبھالے ہوئے ہیں اب جو کوئی کسان اورزراعت پیشہ پر طعن و تشنیع کرتا ہے تو اپنا نقصان کرتا ہے وہ اپنے دادا پر طعن کررہا ہے۔

۲)اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۔ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى لا ذٰلِكَ خَيْرٌ ۔ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ (پارہ ۸، سورۃ الاعراف، آیت ۲۶)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بھلا، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

فائدہ: اس آیت سے آدم علیہ السلام کے متعلق کپڑے سینا یعنی درزی کا پیشہ ثابت ہوا۔اس معنی درزی حضرات خوش بخت ہیں کہ اپنے دادا کا پیشہ کررہے ہیں۔

۳)حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتح العزیز میں لکھا ہے کہ، اَوَّلُ مَنْ حَاکَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلامُ [128]

ترجمہ: سب سے پہلے جس نے کپڑا بُنا وہ آدم علیہ السلام ہیں۔

فائدہ: بتایئے جولاہہ ہونا کون سابُرا پیشہ ہے اگر چہ دورِ حاضر میں یہ پیشہ ناپید ہے لیکن جولاہوں کی اولاد کو اُس سے عار دلانا کون سا عمل ہے بلکہ فقہ میں ایسے شخص پر کفر کا فتویٰ ہے چنانچہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف "مالا بد منہ" میں لکھا کہ، اگر کوئی کہے آدم علیہ السلام کپڑا بُنتے تھے اوراس کے جواب میں دوسرا شخص حقارت کے طور پر کہے کہ پھر تو ہم لوگ جولاہے کے بچے ہوئے "يَكْفُرُ" یعنی کافر ہو گیا۔ غور کرو جس پیشہ کی خوبی قرآن وحدیث اور فقہ سے ثابت ہو پھر مسلمان کس طرح طعن کرے گا۔اصل بات یوں ہے کہ لوگ ناواقفیت سے اکثر کسب اور پیشہ کو جس کو نبیوں نے کیا ہے ذلیل وحقیر سمجھتے ہیں۔

۵) **دیگر انبیاء علیہم السلام کے پیشے:** تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام کپڑا بُنتے تھے اور حضرت نوح علیہ السلام تجارت اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خَيَّاطِی (کپڑے سینے کا کام) کرتے تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود علیہم السلام دونوں تجارت کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام مویشی والے تھے دودھ اور نسل اور صوف

---

[127] (فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب كسب الرجل وعمله بيده، 358/4، الحديث 1967، دار الريان للتراث، سنة النشر: 1407هـ/1986م)

[128] (فتح القدير الجامع بين فني الرواية والدراية، تفسير سورة البقرة، تفسير قوله تعالى "وقلنا يا آدم اسكن أنت وزوجك الجنة وكلا منها رغدا حيث شئتما"، 50/1، دار المعرفة، سنة النشر: 1423هـ/2004م)

(اون)اور ریشم مویشی بیچ کر اپنی معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام بھی کھیتی کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ باف(لوہار) تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام خَوَّاصُ تھے یعنی کھجور کے درختوں کے پتوں سے پنکھے اور چٹائی بنا کر بیچتے تھے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اُن کو تمام زمین کی سلطنت دی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صَبَّاغی(رنگنے کا کام) کرتے تھے۔ بعض علماء کہتے ہیں سلائی کرتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بکریاں چَراتے تھے اور تجارت کرتے تھے۔ بعد میں خدائے تعالیٰ نے آپ کا رزق جہاد کی غنیمت سے مقرر کیا تھا۔

صحابہ اکرام ائمہ عظام کے پیشے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزّازی(کپڑے کا کاروبار) کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خِشت ریزی کرتے تھے یعنی اینٹیں پکّی تیار کر کے بیچتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ بزازی یعنی کپڑا فروشی کرتے تھے۔ اُن کے علاوہ اکثر صحابہ وائمہ رضی اللہ عنہم کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ اپنی روزی کسب ید(ہاتھ کی کمائی سے حاصل کرتے) آج روزی کے معاملے میں ہم پریشان حال ہیں اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم نے کسب حلال کے عمل کو ترک کر دیا ہے اگر آج بھی ہم کسبِ حلال کے کسی شعبے کو لے لیں اور اُسے صحیح اور اسلامی اصول کے مطابق عمل میں لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی روزی میں کمی نہ آئے۔ بینک بیلنس ہوگا تو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا موقع نہ آئے گا۔

فقط والسّلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان